Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

وعلی عبدہ المسیح الموعود

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

جو مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

# رسالہ ریویو آف ریلیجنز

اردو


نمبر ۵ - ۵ مئی سنہ ۱۹۳۰ء - ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۸ھ جلد ۲۹

ایڈیٹر:- محمد ظہور الدین اکمل قادیان

ہر انگریزی مہینے کی پانچ تاریخ کو

مقام اشاعت قادیان دار الامان سے پنجاب

شایع ہوتا ہے

چندہ سالانہ ہندوستان میں تین روپے اور ہندوستان سے باہر ۳ روپے مستحق طلباء اور غیر احمدیوں سے اڑھائی روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فہرست مضامین

| مضمون | صفحہ | مضمون نگار |
|---|---|---|
| عقیدۂ تثلیث کے متعلق پانچ لاجواب سوال | ۱۶۱ / ۱۶۶ | ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر |
| انجیلی تعلیمات پر نظر | ۱۶۷ / ۱۷۶ | مولانا محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل |
| شدھی یا تبلیغ کا حق آریوں کو ہے یا مسلمانوں کو | ۱۷۶ / ۱۸۳ | ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر |
| ہدایات کا نچوڑ | | ماخوذ |
| حفاظت ریش | ۱۸۳ / ۱۹۱ | |
| غلاموں کا رستگار | ۱۹۱ / ۲ | مضمون ملک غلام فرید صاحب ایم اے |



## تبلیغی ٹریکٹ

| | |
|---|---|
| چندکار آمد حوالے نمبر۱ نمبر۲ | ۱/ |
| بانی آریہ سماج کے اقوال میں تناقض | ۰/ |
| اسلام کی اندرونی تصویر | ۰/ |
| آریہ سماج اور گاندھی جی | ۰/ |
| رسالہ تائید اسلام کے اعتراضات کا جواب | ۱۰/ |
| کفّارہ | ۱/ |
| بطلان مسئلہ قدامت روح و مادّہ | ۱/ |
| اسلامی قادر مطلق خدا اور آرین سرو شکتیمان | ۴/ |
| مسیح موعودؑ و اُمّت محمدیہ | ۱/ |
| شیعہ سوراج اور اسکے واقعات | ۱/ |
| ذبیحہ گائے | ۱/ |
| ابطال الباطل (ردّ شیعہ) | ۲/ |
| آسمانی گولہ | ۱/ |

## تبلیغی رسالے

| | |
|---|---|
| براہین العقائد | ۸/ |
| معارف القرآن | ۸/ |
| تصوّف | ۶/ |
| مقصد مذہب | ۳/ |
| مباحثہ سرگودہ | ۶/ |
| الاستخلاف | ۴۰/ |
| مباحثہ ختم نبوّت | ۶/ |
| مجمع البحرین | ۳/ |
| کمالات احمدیّہ | ۶/ |
| التشریح الصحیح | ۶/ |

دفتر ریویو اردو قادیان سے منگوائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# عقیدۂ تثلیث کے متعلق پانچ لاجواب سوال

الہامی کتاب کی ایک نشانی یہ بھی ہونی چاہیئے کہ وہ ہمیں اس قسم کے مسائل جو ایمانیات میں داخل ہوں۔ ایسے آسان اور سادہ طرز پر سکھائے کہ فلاسفر سے لیکر معمولی عقل کا انسان بھی انہیں علیٰ قدر مراتب سمجھ سکے۔ لیکن اگر وہ مسائل ایسے سکھلائے جو مہمل، پُر پیچ۔ اور عقل و فہم سے قطعی بالا ہوں تو پھر ان پر ایمان لانا اور انہیں سچے دل سے صحیح یقین کرنا گویا خواہ مخواہ کا دماغی خراج ادا کرنا ہوگا۔ بلکہ یوں کہیں تو بیجا نہ ہوگا کہ خداداد عقل کو یکدم غیر ضروری دے دینا ہوگی۔ اب ایسی حالت میں ہر ایک بالغ و عاقل سمجھ سکتا ہے کہ اس طور کے محیر العقل مسائل کو انسانی دماغ میں زبردستی ٹھونسنا اور اسے ان کی صداقت و حقانیت پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرنا صریح ظلم نہ ہوگا؟ جب ہم دنیا میں بھی دیکھتے ہیں کہ انسانی حکومتیں رعایا کی حفاظت ترقی اور بہتری کے لئے جب قانون وضع کرنے لگتی ہیں تو اس امر کا خاص خیال رکھتی ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے لوگوں پر کسی قسم کا ناقابل برداشت بوجھ نہ پڑے تو پھر خدا۔ ہاں رحیم کریم خدا شفیق اور مہربان خدا اپنی مخلوق پر یہ کیوں ظلم روا رکھنے لگا کہ ان کے ایمانیات میں ایسے مسائل رکھدے جو ان کے واسطے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سربستہ راز، معمہ اور عقدہ بنے رہیں۔ اور کوئی بھی انسان اپنے ناخن عقل سے ان کی گرہ کشائی نہ کر سکے۔ ہم تو یہ بھی کہینگے کہ اگر خدا انسانوں سے ایسے مسائل منوانا چاہتا ہے جو کسی ایک شخص کی بھی سمجھ میں نہ آئیں تو وہ رحیم کہلانے کا مستحق نہیں۔ بلکہ اگر اسے ظالم کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ جب اس نے انسانوں کو ایسی عقل دی ہی نہیں۔ جو لاینحل مسائل کو سمجھ سکیں اور بوجہ مالایطاق بوجھ کے نیچے دبے چلے جائیں تو ایسی حالت میں نہ وہ کتاب الہامی کہلا سکتی ہے اور نہ ہی وہ ہستی رحیم کریم کہلانے کی مستحق۔ جو لوگوں پر ان کی طاقت و قدرت سے کہیں زیادہ بار ڈالتی ہے۔ لیکن چونکہ خدا مسلّمہ طور پر رحیم اور مہربان ہے اس لئے وہ اس قسم کے مسائل پر ایمان لانے کا حکم نہیں دے سکتا اور یہ وہ اصل ہے کہ جس سے ہمارے وہ مسیحی بھائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی جو قدرت کی طرف سے زیور عقل و خرد سے مالا مال کیئے گئے ہیں۔ اتفاق کرینگے +

**پہلا سوال** پس اگر وہ اس قول سے متفق ہوں اور متفق ہی ہونا چاہیئے تو پھر ہم نہایت ادب سے یہ پوچھینگے۔ کہ اب جو توحید میں تثلیث اور تثلیث میں توحید کے قائل ہیں تو کس دلیل کی بنا پر؟ اگر کہیں کہ یہ عقیدہ انسانی فہم میں نہیں آسکتا تو پھر اس پر ایمان لانا اور اسے مدار نجات سمجھنا غلطی نہیں؟ اگر کہو کہ یہ ہم نے سمجھ لیا ہے تو پھر تعجب ہے کہ آپ لوگوں نے عرصہ دراز تک باوجود توحیدیوں کے پے در پے مطالبہ کے نہ تو اس کی تشریح کی اور نہ ہی انہیں سمجھایا؟

**دوسرا سوال** جس طرح تین ایک اور ایک تین کی ہمیں سمجھ نہیں آتی اسی طرح یہ جواب بھی عقل میں نہیں آیا کہ گزشتہ اُنیس (۱۹) صدیوں میں تو کسی نے اسے نہ سمجھا مگر موجودہ مسیحی نسل نے سمجھ لیا۔ تعجب ہے کہ بڑے بڑے عمائدین کلیساء تو صاف اور کُھلے لفظوں میں اس کے سمجھنے سے قاصر رہنے کا اقبال کریں۔ مگر اس زمانہ کے مسیحی اسکی صحیح صحیح توجیہ کرنے پر قادر ہو جائیں؟ لیکن جہاں تک ہم سمجھتے ہیں اگلوں کی طرح موجودہ مسیحی نہ تو اسے سمجھے ہیں اور نہ ہی سمجھا سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی حقیقت الامر سے واقف ہوتا ہوا بھی یہ کہنے کی جرأت کرے کہ اس میں کونسے اشکال ہیں۔ سبھی سمجھ سکتے ہیں تو اسے چاہیئے کہ اپنے مسلّم عالموں اور بزرگوں کے اقرارات عجز کا بڑی توجہ سے مطالعہ کرے جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:۔

**پادری صفدر علی کا اقرار عجز** ”مسئلہ تثلیث جو اسرار ماہیّت ذات متعیّب و سِرّ خدائے ذوالجلال سے ہے دلائل عقلی سے اس کا ثبوت و بطلان دونو ناممکن ہیں“ (نیاز نامہ طبع چہارم صفحہ ۱-)

**پادری فنڈر کا اقبال عاجزی** اس مشہور مسیحی پادری نے بھی اپنی کتاب مفتاح الاسرار کے شروع میں لکھا ہے کہ:۔

(۲) ”مسیحؑ کی الوہیّت اور خدا کی پاک ذات کی تثلیث بھی ایسی ہی ہیں۔ وے خدا کی پاک ذات کے ان بھیدوں میں سے ہیں جن کی تشبیہیں موجودات میں نہیں پائی جاتیں۔ اور اسی سبب سے آدمی ان کے پہچاننے اور بیان کرنے سے لاچار ہوتے ہیں۔ اور جب ہم اس دنیا میں ہیں محال ہے کہ وہ بھید تماماً اور کاملاً ہم بندوں پر کھولے جائیں“

پھر اسی کتاب کے باب اوّل فصل ۲ میں لکھا ہے کہ:۔

”اس بات کی تفصیل اور ثبوت کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ذات خدا تعالیٰ کی وحدانیت باوجود تین اقنوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے معدوم نہ ہو۔ انسان کی طاقت سے باہر ہے"

## پادری عماد الدین کا اعتراف عجز

اس پادری نے بھی اقرار کیا ہے کہ:۔

(۳) "تثلیث جو اسرار الٰہی میں سے ایک سر ہے۔ اس طرح پر مذکور ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا تین ہے۔ یعنی الوحدۃ فی التثلیث و التثلیث فی الوحدۃ ایک میں تین اور تین میں ایک۔ یہ بات آدمی کی سمجھ سے اونچی ہے" (تحقیق الایمان صفحہ ۱۲۴)

## پادری ڈی ڈبلیو ٹامس کا اقبال عجز

یہ صاحب بھی اپنی کتاب تشریح التثلیث میں ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے پر بھی یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ

(۴) "خلقت کے استدلال اور عقلی دلائل اس (تثلیث) میں چل نہیں سکتے" (التشریح التثلیث صفحہ ۲۳)

## پادری مارٹن کلارک

کو بھی جنگ مقدس میں کاسر الصلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے اپنی عاجزی کا ان الفاظ اقرار کرنا پڑا کہ

(۵) "کثرت فی الوحدت ایک ایسا مسئلہ ہے کہ نہ اسکے سمجھنے والا پیدا ہوا۔ نہ ہوگا" (جنگ مقدس صفحہ ۸۸)

یہی نہیں۔ اور بھی اسی طور کی بہت سی اقبالی شہادتیں نقل کی جا سکتی ہیں۔ مگر یہ ثابت کرنے کیلئے یہ بھی کافی نہیں کہ تثلیث کا مسئلہ قطعی طور پر انسانی فہم سے بالا ہے۔ بلکہ بقول پادری مارٹن کلارک، اس گتھی کو سلجھانے والا نہ پیدا ہوا نہ ہوگا ہی"

پس جب یہ مسئلہ لاینحل اور سمجھ سے بالا ہے تو پھر کس طرح ہم مان لیں کہ کوئی مسیحی اسے سمجھا سکتا ہے؟ جب یہ بقول عیسائیاں بنیادی مسئلہ ہے اور ان کی مدار نجات اسی پر ہے تو پھر کہنا حقیقت نہیں کہ جس نے بھی اس قسم کے مسائل کی تلقین کی ہے وہ حد درجہ کا بے انصاف اور نافہم تھا نہ صرف وہی بلکہ وہ کتاب بھی حدِ الہام سے خارج ہو گی جس نے ایسی تعلیم دیکر مخلوق خدا کو صدیوں سے پریشان کر رکھا ہے۔

## ایک مغالطہ کا جواب

اس اعتراض سے بچنے کے لئے بعض دفعہ مسیحی دوست پادری عماد الدین کا مندرجہ ذیل الزامی جواب سنا کر پیچھا چھڑانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ کہ کثرت فی الوحدت کا مسئلہ بیشک آدمی کی سمجھ سے اونچا ہے مگر ایسے ہی

"جیسے کہ وحدت جس پر اہل اسلام نازاں ہیں۔ وہ بھی ایسی چیز ہے کہ کسی بشر کی عقل اسکو سمجھ نہیں سکتی۔ اور نہ کوئی مسلمان آج تک اسکے معنی سمجھا" (تحقیق الایمان صفحہ ۱۲۴)

ہر چند کہ اس قسم کے بے معنی اور بے تعلق الزامی جواب کا جواب الجواب دینا تضیع اوقات کے سوا اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔ مگر جھنجھلائے ہوئے مجیب کی تسکین طبع کے لئے ذیل میں انہی کے ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نامی پادری کا ایک نہایت ہی چھوٹا مگر اثر کے لحاظ سے مہیب فقرہ نقل کیئے دیتے ہیں۔ جسکے بعد اس قسم کی جھنجھلاہٹ کبھی پیدا نہ ہو گی ÷

پادری مارٹن کلارک نے جنگ مقدس میں سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ :- " میں محمدی وحدانیت کا قائل نہیں ہو سکتا جو بچہ بھی سمجھ سکتا ہے" (جنگ مقدس ص۳۸)

کیوں صاحبان! دیکھا محمدی وحدت کو جسے بچہ بھی سمجھ سکتا ہے اب یہ کوئی نہ کہے کہ تثلیث کی طرح توحید بھی سمجھ سے بالا ہے ÷

## تیسرا سوال

لیکن اگر کوئی محولہ بالا اقراری بیانات کو ازراہِ ضد ٹھکرا کر کہہ بھی دے کہ اس میں کوئی اڑچن نہیں۔ ادنیٰ توجہ سے یہ سمجھا جا سکتا ہے تو اس صورت میں اسے چاہیئے کہ اپنی بات کا پاس کرتے ہوئے مقدس اتاناسیس کا مندرجہ ذیل عقیدۂ تثلیث ہمیں بھی سمجھا دے :-

## عقیدہ اتاناسیس

" عقیدۂ جامعہ یہ ہے کہ ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔ نہ اقانیم کو ملا دیں نہ ماہیّت کو تقسیم کریں۔ کیونکہ باپ ایک اقنوم۔ بیٹا ایک اور روح قدس ایک اقنوم ہے۔ مگر باپ بیٹے اور روح قدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت ازلی یکساں۔ جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا اور ویسا ہی روح قدس ہے۔ باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق اور روح قدس غیر مخلوق۔ باپ غیر محدود اور روح قدس غیر محدود باپ ازلی۔ بیٹا ازلی اور روح قدس ازلی تاہم تین ازلی نہیں۔ بلکہ ایک ازلی۔ اس طرح تین غیر محدود نہیں اور نہ تین غیر مخلوق بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔ یونہیں باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق اور روح قدس قادر مطلق۔ تو بھی تین قادر مطلق نہیں بلکہ ایک قادر مطلق ہے۔ ویسا ہی باپ خداوند۔ بیٹا خداوند اور روح قدس خداوند۔ کیونکہ جس طرح مسیحی عقیدہ سے ہم پر فرض ہے کہ ہر ایک اقنوم کو جداگانہ خدا اور خداوند مانیں اسی طرح دین جامع سے ہمیں یہ کہنا منع ہے کہ تین خدا یا تین خداوند ہیں "

(دعائے عمیم کی کتاب مطبوعہ کلکتہ بار سوم صفحہ ۲۶-۲۷)

(الف) اب اگر کوئی مسیحی دوست یہ گورکھ دھندا سمجھ چکا ہے تو خدارا ہمیں بھی سمجھا دے کہ کس طرح تین ایک بھی ہوں اور ایک تین بھی۔ باپ بھی خدا۔ بیٹا بھی خدا۔ روح قدس بھی خدا۔ مگر پھر بھی تین خدا نہیں بلکہ ایک ہی خدا مانا جائے ؟

باپ بھی قادر مطلق۔ بیٹا بھی قادر مطلق روح قدس بھی قادر مطلق مگر اسپر بھی تین قادر مطلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں بلکہ ایک قادرِ مطلق ہے ۔

(ب) اس کی تو ایسی مثال ہوئی کہ تین ناشپاتیاں ایک بھی ہیں اور تین بھی۔ حالانکہ جہاں تک ہم نے سر دُھنا۔ اس پہیلی کو نہ بُوجھ سکے کہ ایک ڈالی میں تین سیب الگ الگ لگے ہوئے ہیں۔ مگر ہم انہیں تین بھی کہیں اور ایک بھی۔

ہم نے تو بہتیرا اسمندِ عقل کو اس میدان میں دوڑایا۔ مگر حاشا وکلّا اگر ہمیں یہ بات سمجھ میں آئی ہو کہ تین اقنوم اپنے الگ الگ اور مستقل وجود بھی رکھتے ہیں مگر پھر بھی ہم انہیں ایک ہی جانیں؟ اور ان کی ماہیّت میں تقسیم روا نہ رکھیں ۔

(ج) یارانِ کلیسیاء بتلائیں تو جب ایک جزء تین کا ہے تو کیا اس عقیدہ کی رُو سے وہ حقیقتاً عین تین کا ہوگا یا نہیں۔ اگر ہوگا تو پھر جزء کُل ہوجائیگا۔ اور اگر کسی طرح تین ایک عین ہوں تو کُل کو جُزء ماننا پڑیگا جو بالبداہت باطل ہے ۔

**چوتھا سوال** اچھا یہ بھی نہ سہی کم از کم اتنا تو بتلا دیا جائے۔ جب باپ خدا ہے۔ بیٹا خدا ہے اور روح قدس بھی خدا۔ تو کیا ان تینوں میں کوئی مابہ الافتراق بھی ہے؟ یعنی ان میں الگ الگ کوئی ایسی بات بھی ہے جو ایک دوسرے میں فرق کرنے میں امداد دے؟ اگر کہیئے کہ کوئی نہیں۔ تو پھر یاد رکھیئے وہ تین نہیں بلکہ ایک ہی ہے۔ لیکن اگر ان میں مابہ الامتیاز پایا جاتا ہے تو پھر بتائیے وہ کوئی اچھی صفت ہے یا بُری۔ اگر کہیئے۔ اچھی تو پھر ماننا پڑا کہ ایک اقنوم میں فرق کرنے کے لئے کوئی اعلیٰ صفت ہے۔ مگر دوسروں میں نہیں پائی جاتی۔ اور جب دوسروں میں وہ اعلیٰ بات نہ پائی گئی تو وہ ناقص ٹھیرا اور یہ تو مسلّمہ ہے کہ ناقص خدا نہیں ہو سکتا۔

**پانچواں سوال** اب یہ بتایا جائے کہ اس پیچیدہ اور فہم سے دُور عقیدہ پر ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر "نہیں" کہو تو پھر اس کو مدارِ نجات بتانا کیونکر درست ٹھیریگا؟ اور اگر کہو کہ ہماری نجات کا اس پر مدار ہی نہیں تو ساتھ ہی اسکے یہ بھی بتلاؤ کہ مقدس اتاناسیس کے مندرجہ ذیل اعلان کا کیا مطلب ہُوا کہ

"کوئی نجات چاہتا ہے (تو) اس کو سب باتوں سے پہلے ضرور ہے کہ عقیدہ جامعہ رکھے۔ اس عقیدہ کو جو کوئی کامل اور بے داغ نگاہ نہ رکھے وہ بے شک عذاب ابدی میں پڑیگا۔ اور عقیدہ جامعہ یہ ہے کہ ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔" (دعائے عمیم کی کتاب صفحہ ۲۶)

یہ پڑھ لینے کے بعد اگر یہ کہا جائے کہ واقعی اس پر ایمان لانا نجات کیلئے ضروری ہے ورنہ "عذاب ابدی" میں مبتلا ہونا پڑے گا تو اب یہ بتلائیے کہ حضرت یسوع مسیح سے پہلے یعنی حضرت آدمؑ سے لیکر یوحنا بپتسمہ دینے والے کے عہد مناد ی تک جو نبی۔ رسول۔ کاہن۔ فقیہہ۔ فریسی اور دوسری تمام مخلوق گذر چکی تھی وہ بھی اس عقیدہ پر ایمان رکھتی تھی یا نہیں؟ اگر کہیئے۔ ان کا بھی اس عقیدۂ جامعہ پر دلی اعتقاد تھا تو اس کا تواریخ اور بائیبل سے ثبوت بہم پہنچائیے۔ اور اگر کہیئے وہ اس راز سے بے خبر رہے تو پھر کیا مانا جائے؟ آیا وہ تمام لوگ جو پُرانے عہد نامہ پر عمل پیرا رہے نجات پا گئے یا "ہلاکت ابدی" میں پڑے؟ اگر کہیئے "ہلاکت ابدی" میں تو یہ صریح ظلم ہے۔ کیونکہ جب انہیں اس عقیدہ کی خبر ہی نہ تھی تو اس پر ایمان لانا کیوں کر ممکن تھا۔ اور اگر یہ جواب دیجئے کہ مسیح سے پہلے جسقدر بھی اہل کتاب گذرے وہ بغیر عقیدۂ تثلیث پر ایمان لائے نجات پا گئے تو پھر یہ بھی سمجھائیے کہ ان کے بعد مخلوق الٰہی نے کونسا قصور کیا تھا جس کی پاداش میں ان کے کمزور دماغوں پر اسقدر مہیب بوجھ ڈالا گیا کہ تثلیث ایسے گورکھ دھندے کو سمجھے بغیر ہی مان لیں اور اسکو ذریعۂ نجات ہی سمجھیں جب پہلے بھی توحید پر اعتقاد رکھنے کے باعث مخلوق خدا نجات پا گئی تو کیوں نہ اب بھی تثلیث کو مانے بغیر نجات ممکن سمجھی جائے؟ ✣

(ملک) فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

---

ہندوستان میں کئی مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ اس کی کیفیت درج ذیل ہے:۔

| مذہب | سنہ ۱۹۰۱ء | سنہ ۱۹۱۱ء | سنہ ۱۹۲۱ء |
|---|---|---|---|
| برہمن | ۲۰۷۰۵۰۵۵۷ | ۲۱۷۳۳۶۹۴۳ | ۲۱۶۳۳۶۰۶۲ |
| بُدھ | ۹۴۷۶۷۵۹ | ۱۰۷۲۱۴۵۳ | ۱۱۵۷۱۲۶۸ |
| مسلمان | ۶۲۴۵۸۰۷۰ | ۶۶۶۴۷۲۹۹ | ۶۸۷۳۵۰۲۳۳ |
| آریہ سماج | ۹۲۴۱۰۹ | ۲۴۳۴۴۵ | ۴۶۷۵۷۸ |
| برہمو سماج | ۴۰۵۰ | ۵۵۰۴ | ۶۳۸۸ |
| | ۱۳۳۴۱۴۸ | ۱۲۸۱۸۲ | ۱۱۷۸۵۹۹ |
| پارسی | ۹۴۱۹۰ | ۱۰۰۰۹۶ | ۱۰۱۷۷ |
| عیسائی | ۲۹۲۳۲۴۱ | ۳۸۷۶۲۰۳ | ۴۷۵۴۰۶۴ |
| یہودی | ۱۸۲۳۸ | ۲۰۹۸۰ | ۲۱۷۷ |
| عناصر پرست | ۸۵۸۴۱۴۸ | ۱۰۲۹۱۶۸ | ۹۷۷۴۶۱۱ |
| بقیہ مذاہب | ۱۲۹۹۰۰۰ | ۳۷۱۰۱ | ۱۸۰۰۴ |

برہمن، بُدھ، سکھ، برہمو سماج، جینی، پارسی وغیرہ تقریباً سب فرقے چھوت چھات کے مسئلہ میں متحد ہیں گویا غیر مسلمانوں سے تقریباً سب ہی چھوت چھات کرتے ہیں۔ اور مندرجہ بالا تعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مسلمانوں کو ان سب کے مقابلہ میں دیکھا جائے۔ تو مسلمانوں کی تعداد انکے مقابلہ میں کوئی ہستی نہیں رکھتی ✣

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# انجیلی تعلیمات

## عیسائیت کی مایۂ ناز تعلیمات پر ایک نظر

### گناہوں کے متعلق انجیلی تعلیم

گناہ ایک زہر ہے۔ اس سے کسی طرح انکار نہیں۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ بالکل درست اور بجا مقولہ ہے۔ مگر ہمارا مشاہدہ اور تجربہ ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ باوجود اس حقیقت ثابتہ کے پھر بھی انسان راہ راست سے بھٹک کر گمراہی و ضلالت کی تباہ کن وادیوں میں اپنا قدم رکھتا ہے۔ بجائے آسمانی فضا کو اپنا مسکن بنانے کے زمین کی تاریک غاروں میں اپنا سر چھپاتا ہے۔ اور بجائے انوارِ الٰہیہ کی خوشگوار روشنی میں چلنے کے ضلالت کی تاریکیوں میں بھٹکنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ نادان ہوتا ہے۔ اُس کا جوش نفس اُسکی روحانی بصارت کو فی الفور اچک کر لے جاتا ہے۔ وہ گناہ کرتا ہے اور گناہ کے بعد پھر گناہ کرتا ہے۔ اُسکے دل پر ایک زنگ لگتا ہے اور زنگ کے بعد پھر زنگ لگتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مذہبی اصطلاح میں گناہوں کا متواتر زہر پینے کی وجہ سے "مُردہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بیشک یہ ایک افسوسناک امر ہے۔ کہ ایک اشرف المخلوق نفسِ امارہ کے جوش سے ایسی خطرناک حالت تک پہنچ جائے۔ کہ اپنی انسانیت اور شرافت دو نو قیمتی جوہر بالکل ضائع کر بیٹھے۔ مگر باوجود اِسکے اس سے کسی طرح انکار نہیں کہ اگر کوئی مذہب انسان کی ایسی گری ہوئی حالت میں بھی اُسے سہارا دیکر اُٹھا نہیں سکتا۔ اُسکے مُردہ قوئی کو اپنی روحانیت کے آبِ حیات سے دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا۔ بجائے شیطان کے اُسے عرش بریں کے مالک کا پرستار نہیں بنا سکتا۔ تو ایسا مذہب بھی ہرگز مذہب کہلانے کا مستحق نہیں۔ وہ ایک قشر ہوگا مگر بغیر مغز کے۔ وہ ایک نام ہوگا۔ مگر بغیر حقیقت کے ؂

مسیحیت نے گناہوں کے متعلق بعض ایسی عجیب اور مضحکہ انگیز تعلیمات انسانی نظروں کے سامنے رکھی ہیں۔ کہ ہرگز کوئی فہیم انسان اُن پر ایمان لانے کے لئے طیار نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بالفرض وہ ایمان لائے۔ تو بلاشبہ اپنے ہاتھوں وہ اپنی ہلاکت کو خریدنے والا سمجھا جائیگا۔ وہ مایوسی اور ناامیدی کے سیلاب میں اپنی آرزوؤں کو بہانے والا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز اپنی انسانیت کی ہتک کرنیوالا قرار دیا جائیگا۔ کیونکہ پہلی بات جسپر عیسائیت نے نہایت زور دیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ دنیا کے تمام انسان پیدائشی گنہ گار اور بداخلاق ہیں۔ اور اُن میں سے کوئی بھی ایسا نہیں۔ جو پاک اور نیک کہلانے کا مستحق ہو۔ چنانچہ مقدس کتب میں صاف لکھا ہے

(۱) "کوئی نیکوکار نہیں" زبور ۱۴/۲

(۲) "کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں" زبور ۱۴/۴

(۳) "ہر ایک اُن میں سے گمراہ ہُوا۔ وہ سب کے سب بگڑ گئے۔ کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں" زبور ۵۳/۳

(۴) "انسان کون ہے کہ پاک ہو سکے۔ اور وہ جو عورت سے پیدا ہُوا۔ کیا ہے کہ صادق ٹھیرے" ایوب ۱۵/۱۴

(۵) "خدا کے حضور انسان کیونکر صادق سمجھا جائے۔ اور وہ جو عورت سے پیدا ہُوا ہے۔ کیونکر پاک ٹھیرے" ایوب ۲۵/۴

(۶) "انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے" پیدائش ۸/۲۱

(۷) "(اے خداوند) کوئی انسان جیتی جان تیرے حضور راستباز ٹھیر نہیں سکتا" زبور ۱۴۳/۲

(۸) "کون کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے اپنے دل کو صاف کیا ہے۔ میں گناہ سے پاک ہوں" امثال ۲۰/۹

(۹) "کوئی انسان زمین پر ایسا صادق نہیں۔ کہ نیکی کرے اور خطا نہ کرے" واعظ ۷/۲۰

(۱۰) "کوئی راستباز نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ کوئی سمجھدار نہیں۔ کوئی خدا کا طالب نہیں۔ سب گمراہ ہیں۔ سب کے سب نکمّے بن گئے۔ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں۔ ایک بھی نہیں" رومیوں ۳/۱۰ تا ۱۲

(۱۱) "سب نے گناہ کیا۔ اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" رومیوں ۳/۲۳

(۱۲) "اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں۔ تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں۔ اور ہم میں سچّائی نہیں" ۱۔یوحنا ۱/۸

عیسائیوں کا یہ عقیدہ جس میں دنیا کے ہر انسان کو پیدائشی گنہگار ٹھیرایا گیا ہے۔ نہایت مایوس کُن عقیدہ ہے۔ اس میں انسانیت کی ہتک کی گئی ہے۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ اور غور و فکر اس عقیدے کو باطل قرار دیتا ہے۔ کیا یہ صحیح امر نہیں کہ دنیا میں ہزاروں انسان اس قسم کے موجود ہیں۔ جو داغ عیوب سے منزّہ ہیں۔ جن میں نیکی اور پاکیزگی بحدِّ کمال پائی جاتی ہے۔ پھر ہم کیونکر کہیں کہ "کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں" اور اگر ہر انسان پیدائشی گنہگار ہے۔ جیسا کہ لکھا گیا کہ:۔

"انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے" پیدائش ۸/۲۱

تو بتلاؤ۔ اگر انسان گناہ کریں۔ اگر وہ بجائے خدا کے شیطان کے پیچھے چلیں۔ اگر وہ بدکاریوں میں ایک لذت محسوس کریں۔ تو اُن پر کونسا الزام عائد ہو سکتا ہے۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری فطرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بُری ہے۔ ہمارے خالقِ فطرت نے ہم سے نیکیوں کی طاقت سلب کرلی۔ اور ہمیں بدی کے راستہ پر چلنے کے لئے اس دنیا میں بھیجدیا۔ اس موقع پر کونسا جواب اُنہیں دیا جا سکتا ہے۔ اور کس طرح اُنہیں ملامتوں کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے ؀

پس عیسائیت کا یہ عقیدہ گناہوں کے پھیلانے میں نہایت ممد ہے۔ کیونکہ اس عقیدہ کے ماتحت جہاں ایک طرف کوئی صحیح الدّماغ انسان گنہگار کو ملامت کرنے کی جرأت نہیں کرسکیگا۔ وہاں دوسری طرف خود گنہگار انسان بجائے اپنے گناہوں کو مٹانے کی فکر پیدا کرنے کے اور بھی زیادہ گناہوں پر دلیر ہوگا۔ اور کہیگا کہ "کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں"

پس عیسائیت نے بنی نوعِ انسان کی پاکیزہ امیدوں کو یہ کہکر خاک میں ملا دیا۔ کہ "کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں" اور انہوں نے ورثۂ گناہ یعنی آدم و حوّا کے موہوم گناہ کے اثر کے ماتحت نسلاً بعد نسلٍ تمام دنیا کو گنہگار بنا دیا۔ اور اس طرح گناہوں پر دلیری اور خدا کی سزا سے بے خوفی انسانوں میں پیدا کردی۔ کیونکہ کوئی انسان اس عقیدہ کے ماتحت خدا کی سزا کا خوف اپنے دل میں نہیں رکھ سکتا۔ وہ کہیگا کہ جب میری فطرت خدا نے بُری بنائی۔ میرا میلان اُس نے بُرائی کی طرف رکھا۔ تو میں کیونکر نیکی کروں۔ میرے پاؤں میں زنجیریں ڈال کر بُرائی کے سمندر کی طرف مجھے دھکیلا جا رہا ہے۔ مجھے کہا جا رہا ہے۔ کہ تم ازل سے گنہگار ہو۔ تم نیک و پاک نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ "کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں" جب حالت یہ ہے تو پھر کیونکر مجھے سزا ملیگی۔ عقلاً اور فطرتاً ایسے انسان کو ہرگز ملامت نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ تو پیدائشی گنہگار ہوا۔ جس میں اُس کا کوئی دخل نہیں۔ پس یہ عقیدہ خدا کی سزا سے بےخوفی پیدا کرتا ہے۔ اور گناہوں پر دلیر بناتا ہے علاوہ ازیں عقلاً ایسا بالکل ناممکن بھی ہے۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ اور غور و فکر ثابت کرتا ہے کہ ہزاروں انسان بالکل بے گناہ اور منزّہ عن الخطاء ہوتے ہیں۔ پھر ہم کس طرح کہیں کہ "کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں" اور یہ بھی کہ ایسا کہنا انسانیت کی ہتک اور اُسکے شرف کو ضائع کرتا ہے ؀

ہاں اسلام ہمیں یہ تعلیم سکھاتا ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ کہ ہر ایک بچہ فطرتِ سلیمہ لیکر پیدا ہوتا ہے۔ مگر اُسکے والدین اُسے یہودی۔ نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر ایک انسان دنیا میں پاکیزہ فطرت لیکر آتا ہے۔ مگر بعض خارجی اثرات جیسے صحبتِ بد۔ خرابیٔ صحت۔ زمانہ کی مخفی رَو اُسے گناہوں کا مرتکب بنا دیتے ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا۔ کوئی بھی کوشش کرے خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی محبت کا دروازہ اُسکے لئے کُھلا ہے۔ پس غور کرو۔ عیسائیت اور اسلام میں کتنا بڑا فرق ہے عیسائیت نے تمام دنیا کو گنہگار ٹھیرا کر گناہوں پر دلیری پیدا کرا دی۔ مگر اسلام نے تمام دنیا کی ابتداء کو پاکیزہ قرار دیکر اور ہمیشہ کے لئے اُن کے سامنے اپنے عشق و محبت کے دروازہ کو کُھلا رکھ کر اُنکی امیدوں کو بلند کر دیا۔ اور اُن کے دلوں کو گرما دیا۔ اور اُن کے اندر نیکی اور تقویٰ کی زبردست رُوح پھونک دی۔ پس صرف اسلام کے اس عقیدہ کے ماتحت ہی انسان گناہوں سے نفرت اور خدا سے محبت کا ولولہ اپنے دل میں پیدا کریگا۔ اور یقین رکھیگا۔ کہ خدا مجھے ضرور مل جائیگا *

پس اسلام کا قول بالکل درست ہے کہ انسانی فطرت نہایت پاک ہے۔ اور اگر غور کیا جائے۔ تو انسانی فطرت کے پاکیزہ ہونے کے چند ظاہری شواہد بھی دنیا میں موجود ہیں۔ ثبوت یہ ہے کہ:-

## اِنسانی فطرت کے پاک ہونیکا ثبوت

گو بدی کرتے وقت ایک بدکار کو نہایت لذت اور سرور محسوس ہوگا۔ مگر بعد ازاں اُسکی ضمیر اُسے ملامت کریگی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس کی فطرت پاک ہے جبھی اُسکی ضمیر اُسے ملامت کرتی ہے *

اسی طرح پہلا جھوٹ۔ پہلی چوری۔ پہلا بُرا فعل۔ نہایت بےچینی پیدا کر دیتا ہے۔ جو فطرتِ انسانی کے پاکیزہ ہونے کا کُھلا ثبوت ہے *

اسی طرح بُرے کو اگر بُرا کہا جائے۔ تو وہ ناراض ہوگا۔ چور کو چور کہنے سے۔ ڈاکو کو ڈاکو کہنے سے اُسکے چہرے پر غیظ و غضب کے آثار پیدا ہونگے۔ مگر کیوں؟ صرف اِسی لئے کہ اُس کی فطرت پاک ہے۔ اور وہ نہیں چاہتی کہ میری طرف ایسا بدنُما کام منسوب کیا جائے *

اسی طرح بُرے سے بُرا آدمی بھی یہی خواہش دل میں رکھتا ہے۔ کہ میری اولاد میں یہ بدی پیدا نہ ہو *

پس بدی سے انسانی فطرت بالکل پاک ہوتی ہے۔ اور اگرچہ خارجی اثرات اُسے گناہوں میں ملوّث کر دیتے ہیں۔ مگر بہرحال ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ "کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں"

غرض اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تمہاری فطرت پاک ہے۔ اگر گناہ ہوتا ہے۔ تو یہ خارجی اثرات کا نتیجہ ہے۔ پس جبکہ فطرت پاک ہے۔ تو خواہ کتنے ہی گناہ کیوں نہ بڑھ جائیں۔ جب بھی اُن کو دُور کرنے کے لئے اپنے اندر تغیّر پیدا کرو گے۔ تو وہ سارے گناہ تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تم سے دُور ہو جائینگے۔ تمہاری فطرت ایک مصفّٰی کپڑے کی طرح ہے۔ گناہ مَیل اور کچیل کی مانند ہیں۔ اُٹھو اور توبہ کا صابن مل کر اور آنسوؤں کا پانی بہا کر اپنی فطرتِ سلیمہ پر سے اُس میل و کچیل کو دھو ڈالو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یقیناً تم پاک ہو جاؤ گے۔ پس تم ہرگز نہ گھبراؤ۔ خواہ گناہ تم سے کتنے زور سے سرزد ہوں۔ تم سمجھ لو۔ کہ گناہ اک آگ ہے۔ جو تمہاری روح کو جلانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اس آگ پر جب بھی ندامت کا پانی پڑیگا۔ بجھ جائیگی اور ٹھنڈی ہو کر رہ جائیگی۔ پس مایوس مت ہو۔ اپنی آرزوؤں کو مت دفناؤ۔ خدا پر امید رکھو۔ اور اپنے دل میں یہ یقین رکھو۔ کہ بہرحال ہماری فطرت پاک ہے۔ ہم آسمان کی طرف پرواز کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہم انوارِ الٰہیہ کے مہبط اور علومِ خدائی کے مخزن بن سکیں گے۔ ہمیں شیطانی نظیروں سے کوئی خوف نہیں۔ ہمارا ایک ہی زور انہیں توڑ کر الگ کر دیگا۔ پس اسلام کہتا ہے کہ تم اپنے شرف کو بلند رکھو۔ تب بہت جلد تم میں نیکیاں ہی نیکیاں پیدا ہو جائینگی۔ اور تم خدا کے وصال سے شاداں و فرحاں ہو گے۔ مگر عیسائیت نے کیا سکھایا۔ کیا یہی نہیں کہ سب گنہگار ہیں۔ افسوس۔ اس سے تو ہمیں اور بھی زیادہ مایوسی ہوتی ہے۔ اور ہم اور زیادہ بدیوں کے سمندر میں غرق ہوتے ہیں۔ اب خود سوچ لو۔ کہ کس مذہب میں مایوسی اور ناامیدی کا پیغام سنائی دیتا ہے۔ اور کونسا مذہب تمہیں یقین اور معرفت کے بلند میناروں تک پہنچا دیتا ہے۔

## گناہوں کی معافی کے متعلق انجیلی تعلیم

عیسائیت نے گناہوں کی معافی کا طریق اہلِ دنیا کے سامنے جو پیش کیا ہے۔ وہ بھی نہایت نرالا اور عجیب طریق ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ ہر انسان گنہگار ہے۔ مگر ہمارے منجی اور خداوند "یسوع مسیح" نے دنیا کے تمام گنہگاروں کے بدلے اپنے نفس پر سزا قبول کر کے انہیں خدا کے حضور بری کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ گناہوں کی معافی کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان اس امر پر ایمان لائے کہ "خداوند مسیح" نے گنہگاروں کے بدلے خود موت کا پیالہ پیا۔ اور دوسروں کو جلانے کے لئے اپنے نفس کو مروا ڈالا۔ وہ کہتے ہیں کہ:-

"ہم یسوع مسیح کے جسم کے ایک ہی بار قربان ہونے کے وسیلے سے پاک کئے گئے ہیں"۔ عبرانیوں ۱۰/۱

"اگر کوئی گناہ کرے۔ تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے۔ یعنی یسوع مسیح راستباز۔ اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا۔ بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی"۔ ۱۔ یوحنا ۲/۲

"وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا۔ تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں۔ اور اسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی"۔ ۱۔ پطرس ۲۴

"وہ گناہوں کو دھو کر عالمِ بالا پر کبریا کی داہنی طرف جا بیٹھا"۔ عبرانیوں ۳/۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ ہمارے قصوروں کے لئے حوالے کر دیا گیا۔ اور ہمارے راستباز ٹھہرنے کے لئے جلایا گیا" رومیوں ۴/۲۵

یہ عقیدہ جسے "کفّارہ مسیح" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ایک ایسا عقیدہ ہے۔ جسے عقلِ انسانی قبول کرنے کیلئے بالکل طیار نہیں۔ کیونکہ ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور نہ کبھی سُنا۔ کہ زید اگر اپنے سر پر پتھر مارلے۔ تو اس سے بکر کا دردِ سر جاتا رہیگا۔ ہمارا مشاہدہ۔ ہماری عقل اور ہمارا تدبّر اس عقیدے کو باطل قرار دیتا ہے۔ اور عالمِ ظاہری پر حکمران گورنمنٹ کا بھی ہم نے کبھی ایسا قانون نہیں سُنا کہ وہ مجرم کے بدلے ایک غیر مجرم کو دار پر لٹکا دے۔ پھر ہم کیونکر سمجھیں۔ اور کس طرح یہ یقین کرلیں۔ کہ خونِ مسیح نسلِ آدم کی اندرونی ناپاکی اور باطنی غلاظت کو دُور کرکے اُنہیں عنداللہ بری ٹھیرا سکتا ہے۔

پھر یہ عقیدہ صُحفِ مقدسہ اور خدا کے نازل کردہ احکام کے بھی صریح خلاف ہے۔ کیونکہ خدا نے بالصّراحت فرما دیا تھا:۔

---

"شریروں پر واویلا ہے۔ کہ بُرا ہوگا۔ کیونکہ اُن کے ہاتھوں کی کمائی اُنہیں ملیگی" یسعیاہ ۳/۱۱

مگر یہاں تو تمام دُنیا کے اعمالِ بد کی سزا ایک پاک اور بے گناہ انسان کو دے دی گئی۔ اور اس طرح صراحتاً الٰہی فرمان کے خلاف قدم چلایا گیا۔

نیز گنہگار کو چھوڑ کر ایک بے گناہ کو سزا دینا اور پھر اسے خدائے قدّوس کی طرف منسوب کر دینا اُس پاک ذات پر نہایت ناروا الزام ہے۔ کیونکہ اس طرح خدا کی عادلانہ صفات پر بڑی سختی سے حملہ ہوتا ہے۔ اور یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ گویا خدا کی بادشاہت بھی نعوذ باللہ "اندھیر نگری" ہے۔ اگر زید گنہگار ہے تو تم زید کو سزا دو۔ اگر بکر نے بدی کی ہے۔ تو تم بکر کو مار دو بیٹھو۔ مگر یہ کیا کہ گناہ تو دنیا کرے۔ اور معافی کا یہ طریق نکالو۔ کہ بے گناہ مسیح کو مصلوب مانا جائے۔ ایسا عقیدہ عقلِ انسانی کی شمع کے سامنے اور صُحفِ مقدسہ کی روشنی میں اور خدائے پاک کی صفاتِ حسنہ کے رُوبرو نہایت بودا اور غیر معقول عقیدہ دکھائی دیتا ہے۔ علاوہ ان قباحتوں کے ایک زبردست خرابی اس عقیدہ کے رکھنے سے یہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ انسان کو اس عقیدہ کے بعد بُرائیوں کے ارتکاب سے کوئی حجاب باقی نہیں رہ سکتا۔ وہ جب بھی بدی کا ارتکاب کریگا۔ فوراً کہیگا۔ کہ "یسوع مسیح" "ہمارا خداوند" "ہمارا منجی" ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہوگیا۔ اب ہمیں توبہ اور رجوع الی اللہ کی کیا حاجت؟ آخر لوگ بدیوں سے کیوں بھاگتے ہیں۔ کیا اسی لئے نہیں۔ کہ خدا ہم پر ناراض ہوگا۔ مگر جب یہ عقیدہ ایک شخص کا نہ ہو۔ بلکہ وہ سمجھ رکھے اور یقین کامل کرلے۔ کہ خدا نے میرے سارے گناہوں کے بدلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اپنا "اکلوتا" زیرِ عتاب رکھکر مجھے بری کر دیا ہے۔ تو اب کیونکر وہ آئندہ گناہوں کے سیلاب میں بہہ جانے سے رُک سکیگا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ گر یگا۔ اور اُس سیلاب کی موجوں میں اپنی روحانیت کو غرق کر دیگا ؛

پس یہ تعلیم نہایت ناقص اور اخلاقی پہلو کے لحاظ سے ناپسندیدہ تعلیم ہے۔ مگر اب دیکھو۔ اس پہلو میں اسلام کیسی لطیف تعلیم انسانی نظروں کے سامنے رکھتا ہے ؛

اسلام ایسے کسی کفّارے کا قائل نہیں۔ بلکہ وہ لا تزر وازرۃ وزر اُخریٰ کا حکم ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کلّ امرئٍ بما کسب رھین (الطور ۵۲/۵۱) ہر ایک آدمی اپنے ہاتھوں کی کمائی کے عوض گرو رکھا ہوا ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ وقال الذین کفروا للذین اٰمنوا اتّبعوا سبیلنا ولنحمل خطایاکم وما ھم بحاملین من خطایاھم من شیءٍ انّھم لکاذبون (عنکبوت ع ۱) کافر مومنوں سے کہتے ہیں۔ کہ آؤ ہمارے پیچھے چلو ہم تمہاری سب خطاؤں کو اُٹھا لینگے۔ حالانکہ وہ اُن کی خطاؤں میں سے کچھ بھی اُٹھانیوالے نہیں یقیناً وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اسی طرح فرمایا لا تجزی نفسٌ عن نفسٍ شیئًا (بقرہ) کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے لئے ایک ذرہ برابر بھی کام نہیں آئیگا۔ پس اسلام ہر ایک کا بار اُسکے اپنے سر پر لادتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ جو پہلی اُمّتیں گذر چکیں۔ لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم۔ اُن کا کیا اُن کو۔ اور تمہارا کیا تمہیں کام آئیگا۔ وہ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز گنہگار تمنّا کرے گا۔ کہ اے کاش اپنے بیٹوں اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور اپنے کُنبے کو جو مشکلات پر اُسکو پناہ دیا کرتے تھے اور رُوئے زمین کے تمام آدمیوں کو اُس دن کے عذاب کے بدلے خدا کے حضور پیش کرے۔ اور یہ معاوضہ اُسکو عذاب سے بچالے۔ مگر فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکیگا ؛

پس اسلام ایسے کفّارے کا ہرگز قائل نہیں۔ بلکہ وہ توبہ اور رجوع الی اللہ کا قائل ہے۔ وہ اس بات کا قائل ہے کہ "ہر شخص اپنا ہی بوجھ اُٹھائیگا" (گلتیوں ۶/۵) اور اسلام اپنی صلیب آپ اُٹھانے کا قائل ہے۔ جیسے مسیح نے فرمایا :-

"جو کوئی اپنی صلیب نہ اُٹھائے۔ اور میرے پیچھے نہ چلے۔ وہ میرے لائق نہیں" متی ۱۰/۳۸

مگر اسلام یہ بھی تعلیم سکھاتا ہے کہ اگر گناہ تم سے صادر ہو جائیں۔ تو تم توبہ کے پانی سے اُن کا علاج کرو۔ کسی دوسرے کی قربانی تمہیں عذاب سے نہیں بچا سکتی ؛

آخر خدا کی صفات میں سے غفور اور رحیم بھی تو اُس کی صفات ہیں۔ ستّار اور غفّار اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah



تو اب بھی تو اُسی کی عالی صفات ہیں۔ تم کیوں گھبراتے ہو۔ تم توبہ کرو اور خدا کی طرف لوٹو۔ آہ وزاری کرو۔ اور گریہ و بکاسے کام لو۔ کیا ممکن نہیں کہ وہ خدا جو عزیز سے عزیز تر رشتہ داروں سے بھی زیادہ اُلفت و محبّت کرنے والا ہے۔ تم پر مہربان ہو۔ تمہارے گناہوں کو معاف کرکے تمہیں نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تمہاری بدیوں کے مادہ کو بالکل کچل ڈالے۔ جب ایسا ممکن ہی نہیں۔ بلکہ ضروری اور لازمی ہے کہ خدا ایسا کرے۔ تو پھر گناہوں کی معافی کا صرف ایک ہی طریق ہوا۔ اور وہ توبہ اور رجوع الی اللہ ہے۔ نہ کہ کفّارۂ مسیح۔ جو عقلاً اور نقلاً ہر طرح باطل اور بے اثر ہے۔ کیونکہ توبہ کے بعد تو انسان گناہوں پر ہرگز جرأت نہیں کرسکتا۔ مگر کفّارۂ مسیح کا عقیدہ انسانی اعمال پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔ بلکہ بدیوں کا دروازہ بالکل کھلا رکھتا ہے۔ جس طرح پہلے کھلا تھا۔ بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر ٭

پس اسلام نے ایسی صحیح اور فطرتِ انسانی کے مطابق تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ کہ انسانی دل اُس پر فی الفور ایمان لانے کے لئے آمادہ ہوجاتا ہے۔ مگر مسیحیت نے ہمیں وہ کچھ سکھایا۔ جس کا انسانی عقل سے بُعد بُعد المشرقین سے بھی زیادہ ہے ٭

### گنہ گاروں کو مایوسی کا پیغام

اناجیل نے اگرچہ کفّارۂ مسیح کی تعلیم دیکر گنہگاروں کو ایک حد تک لقاءِ باری تعالیٰ کی امید دلائی تھی۔ مگر افسوس۔ اُس نے بعد ازاں اہلِ دنیا کو ایک یہ پیغام بھی سُنا دیا۔ کہ :-

"حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں۔ تو گناہوں کی کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی۔ ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضب ناک آتش باقی ہے۔ جو مخالفوں کو کھالے گی۔" عبرانیوں ۱۰/۲۶

اِن سطور میں اس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ اگر عیسائی لوگ بپتسمہ لینے اور کفّارے پر ایمان لانے کے بعد بھی گناہوں کا ارتکاب کریں۔ تو اگرچہ گناہوں کے بعد وہ چیخیں اور چلائیں۔ روئیں۔ اور آہ وزاری کریں۔ گڑگڑائیں اور معافی مانگیں۔ تب بھی اُن کے لئے بابِ رحمت یقیناً مسدود ہوچکا۔ اب اُن کے لئے کوئی قربانی باقی نہیں رہی۔ ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش رہتی ہے۔ جو اُن گنہگاروں کو ہلاک کردیگی ٭

یہ عیسائیت کا پیغام سخت مایوس کُن واقع ہُوا ہے۔ کیونکہ بہت سے انسان اپنی غفلتوں کی وجہ سے ایمان لانے کے بعد بھی گناہوں میں ملوّث ہوجاتے ہیں۔ اور اگرچہ وہ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کی سچائی پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ مگر جوشِ نفس گناہوں کے اِرتکاب پر اُنہیں مجبور کر دیتا ہے۔ اِن تمام حالات میں اگر کوئی مذہب اُن کے لئے توبہ کے دروازہ کو کھلا نہیں رکھتا۔ بلکہ بند کر دیتا اور اُنہیں جہنّم کی آتش کا ایندھن قرار دیتا ہے۔ تو وہ مذہب بھی سچّا کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ کیونکہ اُس نے خدا کو سرچشمۂ خیر نہ سمجھا۔ اور اُس نے خیال کیا۔ کہ گویا خدا بھی نعوذ باللہ بخیل یا تنگ ظرف ہے *

ہرگز نہیں! وہ خدا تو بڑے عفو اور کرم والا خدا ہے۔ نہایت وسیع رحم اور فضل والا واحد خدا ہے۔ اور اسی لئے اسلام نے ہمیں یہ سکھایا ہے۔ کہ خواہ تم کسی وقت اور کسی حالت میں بھی کیوں نہ گناہ کرو۔ مگر گناہوں کے بعد خدا سے عفو و کرم کے ملتجی بنو۔ تضرّع اور عاجزی کرو۔ اپنے اعمالِ بد پر پشیمان ہو۔ توبہ کرو اور پھر توبہ کرو۔ تو خدا یقیناً تم پر اپنی رحمت کی چادر پھیلا دیگا۔ تمہیں اپنے عفو و کرم کے دامن میں چھپا لیگا۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ لا تایئسوا من روح اللہ۔ پس اسلام تو ہر وقت اور ہر ایک گھڑی خدا کی رحمت کا دروازہ بنی نوع انسان کے لئے کھلا رکھتا ہے۔ اور گنہگاروں کے لئے توبہ کا علاج تجویز فرماتا ہے۔ مگر مسیحیّت کفّارے پر ایمان لانے اور بپتسمہ لینے کے بعد بھی جب کوئی گناہ کا اِرتکاب کرے تو اُسکے لئے خدا کی رحمت کے تمام خزائن کو مسدود قرار دیتی ہے۔ وہ اُسے غضبناک آتش کا شکار بناتی ہے۔ خواہ وہ چیخے اور چلّائے۔ روئے اور زاری کرے۔ اُس کی کوئی شنوائی نہیں ہوگی۔ غور فرمائیں۔ یہ کسقدر ناقص اور انسانی فطرت کے خلاف تعلیم ہے۔ اگر یہ سچ ہے کہ خدا سب سے بڑھکر رحیم و کریم ہستی ہے۔ تو پھر یہ بھی سچ ہے کہ اُس کا عفو بھی سب سے بڑھکر ہے۔ کس قدر جائے تعجّب ہے کہ دنیا کے معمولی انسان تو بارہا اپنے قصوروار وں کے گناہوں کو بخندہ پیشانی بخش دیں۔ اُن سے اعراض کریں اور کہیں کہ جاؤ۔ ہم نے تمہیں معاف کیا۔ مگر خدا نعوذ باللہ ایسا ہو۔ کہ گنہگار چیخے اور وہ نہ سُنے۔ توبہ کرے اور وہ نہ قبول کرے۔ پکارے اور جواب تک نہ دے۔ ایسا خیال اُس سرچشمۂ خیر و خوبی پر غائت درجہ کی بدظنّی ہے! افسوس مسیحیّت نے یہی کہا کہ اگر باوجود کفّارے پر ایمان لانے اور حق کو پہچان لینے کے پھر بھی گناہ کا ارتکاب کرے تو

"گناہوں کی کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی۔ ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غضبناک آتش باقی ہے۔ جو مخالفوں کو کھالے گی۔" عبرانیوں ۲۶/۱۰

پس عیسائیت توبہ کے دروازہ کو بند قرار دیتی ہے۔ اور اس طرح گنہگاروں کو نہایت مایوسی کا پیغام سُناتی ہے۔ مگر اسلام اس طرح نہیں کہتا۔ بلکہ وہ لا تایئسوا من روح اللہ کا پیغام سُنا کر انسانوں سے کہتا ہے کہ اُٹھو اور چلو۔ ہمارا دروازہ کھُلا ہے۔ ہم تمھارے ملنے کے انتظار میں ہیں۔ تم نے بیشک خطا کی تھی۔ مگر ہم نے تمھیں معاف کیا۔ آؤ اور آگے بڑھو۔ تم نادان تھے۔ ہم نے تمھاری نادانی کو بخش دیا۔

اے عقل و خرد رکھنے والو! اب تم خود سوچ لو۔ کہ کونسا مذہب اِن دونو میں سے افضلیت رکھتا ہے۔ کیا اسلام یا عیسائیت؟ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل۔ قادیان

# شُدھی یا تبلیغ کا حق

## آریوں کو ہے یا مسلمانوں کو؟

پنڈت رام چند صاحب دہلوی نے سکندر آباد میں جہاں اور کئی مضامین پر لیکچر دیئے۔ ایک تقریر "شُدھی" پر بھی کی۔ جس میں بڑے زور کے ساتھ یہ دعویٰ کیا۔ کہ شُدھ کرنا ہمارا حق ہے۔ حق ہی نہیں۔ یہ وید کا حکم ہے۔ اور دیگر مذاہب نے ہماری ہی نقل کرتے ہوئے تبلیغ کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جیسا کہ ان کے مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔ فرمایا کہ :۔

"آریہ ہو۔ اور دنیا کو بناؤ۔ یہ ہماری کتاب میں پہلے سے موجود ہے۔ اور حکم بھی پہلے سے موجود ہے۔ مگر دوسرے ہماری نقل کرتے ہیں۔ اس لئے ہم شدھی کو بڑی سرگرمی سے کرتے ہیں"

اگر پنڈت صاحب وید منتر کا حوالہ بھی سُنا دیتے۔ تو ہم اصل مقام نکال کر دیکھ سکتے۔ کہ ان کے بیان میں کہاں تک صداقت ہے۔ لیکن فی الحال ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ انھوں نے وید ہی سے کوئی منتر نکال کر پڑھا ہوگا۔ مگر سوال یہ ہے کہ جس منتر سے یہ مفہوم پیدا کیا جاتا ہے کیا یہ مفہوم ملہمان وید اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ انگرا کے دماغوں میں بھی آیا۔ پھر ان کے بعد منوجی مہاراج جو ویدوں کے بہت بڑے عالم ہو گذرے ہیں۔ انہوں نے بھی اس منتر کے یہی معنی لئے؟ ان کے بعد اور بھی سینکڑوں رشی منی پیدا ہوئے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی اس منتر کا یہ مطلب سمجھا۔ جو پنڈت صاحب نے سمجھا؟ اور بیان فرمایا جو کہ ویدانی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لحاظ سے پنڈت جی سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے۔ اگر وہ محولہ بالا منتر کے یہی معنی کرتے تھے۔ تو ایسی حالت میں ضروری ہوگا۔ کہ ہم پنڈت جی کے ارشاد پر صاد کریں۔ لیکن اگر ان کے وہم وخیال میں بھی یہ مفہوم اور معنی نہیں آئے۔ تو پھر ہم کس طرح پنڈت جی سے اتفاق کر سکتے ہیں ؀

## وید کا حوالہ دکھاؤ

اگر ویدک دھرم میں غیر مذاہب کے لوگوں کو شامل کرنا جائز ہے۔ اور اس کے متعلق وید منتر موجود ہیں۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ برہمن گرنتھ اور دیگر رشیوں منیوں کی کتب سے نکال کر دکھایا جائے۔ کہ اس منتر کے یہی معنی ہیں۔ اور غیروں کو شدھ کرنا ویدک دھرم کا جزو اعظم ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی دکھلانا چاہیئے کہ اگنی۔ وایو وغیرہ ملہمین وید نے فلاں قوم اور قبیلہ کو شدھ کیا۔ اور ان کے بعد منو جی مہاراج نے بھی شدھی کا ڈنکا بجایا۔ اور پھر دوسرے رشی منی بھی غیروں کو ویدک دھرم میں داخل کرتے رہے۔ اور شری رام چندر جی اور شری کرشن جی مہاراج وغیرہ پرس اُتموں نے بھی وید پرچار میں کافی حصہ لیا۔ کیونکہ جب تک وید شاستروں کی نص صریح اور ملہمان وید اور ان کے پیروان کا تعامل نہ دکھایا جائے۔ پنڈت صاحب کا دعویٰ قابل تسلیم نہیں ہو سکتا ؀

مگر ہم قارئین کرام کو یقین دلاتے ہیں کہ پنڈت صاحب کیا اگر ویدک دھرمی اپنی تمام طاقتیں بھی صرف کر دیں تب بھی وہ اس مطالبہ کو پورا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ ایسا ہی محال ہے۔ جیسے دو اور دو کا پانچ ہونا

## مستند شہادتیں شدھی کے خلاف ہیں

حامیان شدھی خود ہی غور فرمائیں۔ اگر شدھی ان کے دھرم کا انگ ہوتا۔ تو شری منو جی مہاراج جو صاف اور واشگاف لفظوں میں ارشاد فرما چکے کہ:۔

"عورتوں کے سنسکار بغیر منتروں کے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ استریوں کے واسطے اندری اور منتر کا ادھیکار (حق) نہیں ہے۔ اور جھوٹ بولنا عورتوں کا ذاتی خاصہ ہے" منوسمرتی ۹/۱۸ تو ایسی حالت میں وہ غیروں کو وید مت قبول کرنے کا حق کس طرح دے سکتے تھے۔ خیال فرمائیے۔ کہ جس حالت میں منو جی مہاراج اپنی عورتوں کو بھی وید پڑھنے کا حق نہیں بخشتے تو کیا وہ غیروں کو اپنے اندر شامل کرنے کے حق میں ہو سکتے تھے؟ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ جب منو ایسا مہاتما کہہ چکا کہ "نیچ ذات (عیسائی مسلمان پارسی یہودی وغیرہ) سے پیدا ہوا لالچ کی وجہ سے اعلیٰ ذات (برہمن۔ کشتری ویش) کے سے چلن اختیار کرے تو اس کو راجہ بے زر کر کے جلدی ہی ملک سے نکال دے" (منو ۱۰/۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ کیونکر شدھی کا حامی ہو سکتا تھا جب یہی بزرگ یہ کہکر اس بحث کا خاتمہ کر چکا کہ جو شخص شودر کو دھرم اور برت کا اپدیش دیتا ہے وہ مع اس شودر کے اسبرت نرک میں جاتا ہے (منو ۴/۱۸) تو پھر کس طرح غیروں کو ویدانویائی بنانا آریوں کیلئے جائز ہو سکتا ہے؟ اگر شدھ کرنا دوسروں کو اپنے ساتھ ملانا انہیں وید پاٹھ کا اختیار دینا ویدک دھرم میں جائز ہوتا تو منو ایسے ویدوں کے گیاتا اور عالم اس قسم کے احکام نافذ کر سکتے تھے؟ انکا اس طور کی حد بندیاں لگانا اور غیروں کو وید پڑھنے سے روکنا ہی آریہ سماج کے اس فرضی حق کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر غیر مذاہب والوں کو ویدک دھرم کا معتقد بنانا قدیم ویدک دھرمیوں کے نزدیک جائز ہوتا تو حسب بیان بالمائن والمیکی شری رام چندر جی مہاراج ایک غیر ویدک دھرمی کو حالت عبادت میں تیر کا نشانہ بنا کر موت کے گھاٹ نہ اُتارتے ان کا ایک شودر کو عبادت کرتے دیکھکر مار ڈالنا اور ساتھ ہی یہ فرمانا کہ "یہ لو میں تجھے ایک ایسے فعل کی بنا پر مارتا ہوں جس کا تجھے قطعاً حق نہ تھا" (البیرونی کا بھارت جلد سوم صفحہ ۷۸ و مدھیہ پردیس اور برار کا اتہاس صفحہ ۱۶) دلیل ہے اس امر کی کہ قدیم ویدک دھرمیوں کے ہاں شدھی جائز نہ تھی اور یہ طریق عمل صرف منو جی مہاراج اور شری رامچندر جی کے زمانہ تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اس کا ثبوت اسلامی عہد تک ملتا ہے جب دسویں صدی میں محمود غزنوی کا درباری علامہ ابوریحان البیرونی ہندوستان میں آیا تو اس نے بھی اپنی تصنیف "کتاب الہند" میں اس کا ان الفاظ ذکر کیا ہے۔ کہ "جو آدمی ان (ویدک دھرمیوں) میں سے نہیں ہے چاہے وہ ان کے مذہب کی طرف کتنا ہی کیوں نہ جھکا ہوا ہو۔ اور اس کی خواہش کتنی ہی زوردار کیوں نہ ہو انہیں اسے اپنے ساتھ ملانے کی اجازت نہیں" (صفحہ ۲۵)

یہی نہیں اور بھی بیسیوں شہادتیں اسی قسم کی نقل کی جا سکتی ہیں مگر چونکہ ہر ایک کا ذکر طوالت کا طالب ہے اس لئے مزید سے اجتناب کرتے ہوئے خود آریہ سماجی مسلمات سے بھی شدھی کا ناواجب ہونا ثابت کرتے ہیں

## آریہ سماجی مسلّمات سے شدھی ناواجب ثابت ہوتی ہے

آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ ویدک دھرمی بننا شودر ملیچھ اور اناریہ بننا پہلے کرموں کا پھل ہے یعنی جو لوگ آریہ کے گھر پیدا ہوئے جنہوں نے وید پاٹھیوں کے گھر جنم لیا۔ وہ تو پہلے بڑے نیک اعمال تھے لیکن جو لوگ شودروں اناریوں کے ہاں پیدا ہوئے۔ وہ اپنے بُرے کرم کی سزا میں ان جنموں میں آئے ہیں جیسا کہ پنڈت دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۳ میں منوسمرتی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ:۔

"جو اوسط درجہ کے تموگنی ہیں وہ ہاتھی۔ گھوڑا۔ شودر۔ ملیچھ اور قابل مذمت کام کرنے والے شیر بلنگ اور خوک یعنی سؤر کا جنم پاتے ہیں۔ منو ۱۲/۴۳) اور جو متوسط درجہ کے ستوگنی کے ساتھ کرم کرتے ہیں وہ جیو یجنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے والے وید کے معنی جاننے والے عالم وید کے علم اور بجلی وغیرہ کے علم اور وقت کے علم کے واقف محافظ اور گیانی (عارف) ہوتے ہیں (منو ۱۳/۴۹)

اب دیکھئے جب یہ ثابت ہو گیا کہ برہمن بننا پہلے جنم کے نیک عملوں کا نتیجہ ہے اور ہاتھی ـ گھوڑا ـ ڈر پلنگ شیر وغیرہ کی طرح شودر اور ملیچھ بننا بھی پہلے جنم کے گناہوں کے ماتحت ہے تو یہ یہودی عیسائی مسلمان پارسی وغیرہ جو شودر اور ملیچھ ہیں ایشور کے مجرم اور قیدی ہیں یا نہیں؟ جب یہ ایشور کے مجرم ہیں اور ان قالب یعنی جیل خانہ میں اپنے کئے کی سزا بھوگ رہے ہیں تو پھر ان قیدیوں سے ہمدردی کرنا یا انہیں ایسے اختیار دینا جن کا انہیں بد اعمالی کے باعث حق نہیں پہنچتا ان سے ہمدردی کرنیوالوں کو بھی ایشور کا مجرم نہیں ٹھیراتا؟ جب دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ جن مجرموں کو حاکم سزا دیکر جیل میں ڈال دیتے ہیں وہ کسی بیرونی آدمی کی ہمدردی کے مستحق نہیں رہتے اور جو بھی ان سے ہمدردی کرے اچھے اچھے کھانے یا عمدہ عمدہ کتابیں پڑھنے کو دے یا چوری چوری اخبار مہیا کر دے تو وہ گورنمنٹ کے نزدیک مجرم ٹھیرتا ہے۔ تو کیا ایشور کے مجرموں اور قیدیوں کو از خود ہی اعلیٰ اختیار دینا۔ ان سے ہمدردی کرنا یا انہیں وہ حقوق دینا جن کے مستحق صرف وہی ہو سکتے ہیں جو پہلے جنم میں ستوگن اور نیک اعمال تھے ایشور کے کوپ اور غضب کا مورد بننا نہیں؟ پس اگر تناسخ حق ہے تو شدھی کرنا باطل اور صریح گناہ ہے۔ کیونکہ یہ مجرموں سے ہمدردی کرنے کا آلہ ہے۔ اور انہیں وہ حقوق دیتی ہے۔ جس کے وہ مجرم ہونے کے باعث ہرگز مستحق نہیں ہیں۔

## نہ صرف رشی منی بلکہ لیڈر بھی اس کے خلاف ہیں

رشیوں منیوں کی تعلیم اور ان کا عمل ہی شدھی کو ناجائز نہیں ٹھیراتا بلکہ ملک کی خوشحالی اور امن بھی آریوں کے اس حق کے خلاف ہیں کیونکہ یہی وہ تحریک ہے جس نے ملک کے خرمن امن کو برباد کر رکھا ہے اور اسی کی بدولت گزشتہ سالوں میں ہندو مسلم فسادات نمودار ہوئے۔ اور اسی کی وجہ سے سینکڑوں نہیں ہزاروں بھارت واسی موت کے گھاٹ جا اترے اور وہ ہندو اور مسلمان جو کبھی باہم شیر و شکر تھے اس کے طفیل ایک دوسرے کے جانی دشمن بن گئے اور وہ بھارت ورش جو ہر قسم کے ہنگاموں لڑائیوں اور شورشوں سے محفوظ تھا اس کے صدقہ فتنہ و فساد کا آماجگاہ بن کے رہ گیا پس ایسی نامسعود تحریک جو ملک کے امن کو برباد کرنے والی ثابت ہوئی اس قابل نہیں کہ ہی خواہان وطن اسکے جواز کا فتویٰ دیں اور یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں بلکہ ہندوستان کے چیدہ اور بہترین دماغ ہمارے خیال کی تائید کر چکے ہیں جسکے لئے مندرجہ ذیل شہادتیں ملاحظہ ہوں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر سدرشن لکھتے ہیں کہ "شدھی کی رسم کا اجرا کر کے ملک بھر میں بے چینی برپا کر دی ہے آئے دن ہندو مسلم فسادات کے واقعات سننے اور پڑھنے میں آرہے ہیں غرضیکہ شدھی سے نفاق کا بیج بویا اور خرمن امن میں چنگاری دی" (بحوالہ اخبار پرکاش لاہور ۲۶ فروری ۱۹۲۸ء صفحہ ۱۰)

**ڈاکٹر کشن لال صاحب**:۔ صدر استقبالیہ کمیٹی پنجاب پراونشل کانفرنس جڑانوالہ نے بھی اپنے استقبالیہ خطبہ میں فرمایا "یہ صاف بات ہے کہ موجودہ فسادات اور کشمکش شدھی کا ہی نتیجہ ہیں" (اخبار کیسری لاہور ۱۳ دسمبر ۲۳ء صفحہ ۱)

پس جو تحریک فتنہ و فساد کا موجب ہو اسکے چلانے کا ادھیکار کسی بھی ہندوستانی کو نہیں دیا جا سکتا ؞

## شدھی کی تحریک سیاسی تفوق کی بنا پر ہے

پھر یہ تحریک اس لحاظ سے بھی مذموم اور بند کر دینے کے لائق ہے کہ اس کے ذریعہ لوگوں کے اخلاق کی اصلاح نہیں کی جاتی بلکہ یہ اپنی قوت بڑھانے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ پس جو تحریک ایسے مذموم ارادوں سے جاری کی گئی ہو وہ اس قابل نہیں کہ کوئی بھی ہندوستان کا خیر خواہ اسے اپنا حق سمجھے اور یہ صرف ہمیں نہیں کہتے بلکہ خود ویدک دھرمی اس کی تائید کرتے ہوئے بیان کر چکے کہ شدھی صرف سیاسی قوت بڑھانے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے جاری کی گئی ہے

نمونۃً چند بیانات ملاحظہ ہوں :۔

**مسٹر شیو نرائن جی**:۔ فرماتے ہیں کہ شدھی سیاسی اغراض کے ماتحت شروع ہوئی ہے (زمیندار ۲۶ مارچ ۲۶ء صفحہ ۵)

**پنڈت جواہر لال صاحب نہرو**:۔ صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے بھی فرمایا کہ "میرا خیال درجہ یقین کو پہنچ گیا ہے۔ کہ تحریک (شدھی) کی غرض و منشاء محض سیاسی ہے اس لئے میں اس تحریک سے اتفاق نہیں کرتا (اخبار ہمدم لکھنؤ ۵ اکتوبر ۲۳ء)

ان بیانات کو پڑھتے ہوئے کوئی یہ کہے کہ مسلمان بھی سیاسی بناء پر ہی تبلیغ کرتے ہیں تو اسے منشی پریم چند صاحب کا مندرجہ ذیل بیان پڑھ لینا چاہیئے ؞

"غالباً موجودہ زمانہ میں بھی (اسلامی تبلیغ) سیاسی وجوہ پر مبنی نہیں ہے مگر ہندوؤں کی شدھی کی تحریک خالصاً اور کلیتہً سیاسی امور پر مبنی ہے" (اخبار زمیندار ۲۸ جون ۲۳ء صفحہ ۷)

## اخلاقاً بھی شدھی کا آریوں کو حق نہیں

پھر اخلاقی نکتہ خیال سے بھی شدھی کا حق آریوں کو نہیں پہنچتا کیونکہ وہ اسکے ذریعہ مسلمانوں اور دیگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہب کے لوگوں کو ایک ایسی شریعت اور قانون دیتے ہیں جن کو وہ سمجھ ہی نہ سکیں اور جب وہ سمجھ ہی نہیں سکتے تو اس پر عمل کیا کرینگے اور جب عمل نہ کیا تو اپنی زندگی کا اصل مقصد (نجات) کیونکر حاصل کرینگے؟ اور پھر یہ اس لئے بھی اخلاقاً مذموم ہے کہ اس کی بدولت شدھ شدہ لوگوں کے وہ حقوق سلب کیئے جاتے ہیں جو وہ اسلام وغیرہ میں رہ کر حاصل کیئے ہوتے ہیں۔ اسلام میں ہر طبقہ کے آدمی کو مساوی حقوق حاصل ہیں مگر ویدک دھرمی بنتے ہی چھوت چھات کا شکار ہوگا۔ عورتوں کو اسلام ورثہ دلاتا ہے مگر جب وہ وید کی پیرو بنیں گی تو اسی وقت محروم کر دی جائینگی پھر جو مرد اسلام میں رہتے ہوئے بغیر کسی خرچ کے خدا کی عبادت کر سکتا تھا۔ اور اس کے لئے اسے کسی قسم کی مالی زیر باری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا۔ وہ آریہ ہوتے ہی جب ایشور کی پوجا کرنی چاہیگا تو رسم ہَون ادا کرنیکے لئے روزانہ ہی اسے کستوری کیسر وغیرہ کے خریدنے اور پھونکنے کیلئے کم از کم بیس۲۰ روپیہ ماہوار خرچ کرنا پڑیگا اور اگر عیالدار ہے تو اپنے لواحقین کا خرچ بھی اسی کو برداشت کرنا پڑیگا۔ اور اگر یہ نہ کرے تو اس کے لئے سخت سزا مقرر ہے یعنی "ایسے سب لوگ دوجوں کے کاموں سے باہر نکال دیں یعنی اس کو شودر کی مانند سمجھیں" (ستیارتھ صفحہ ۱۱۴ دفعہ ۶۲)

پھر ایک مسلمان جو شدھ ہونے کے لئے آتا ہے اُسکو پچھلے گناہوں کی معافی بھی نہیں ملتی بلکہ کہا جاتا ہے کہ تم آریہ ہو بھی جاؤ مگر مسلمان رہتے ہوئے جو بھی تم نے گناہ کیئے ہیں ان کی پاداش میں بِلّی۔ کُتا۔ سؤر۔ بندر۔ ہاتھی۔ بچھو۔ بننا ہی پڑیگا۔ اب خیال فرمائیے جس مذہب کا نازل کرنیوالا بے قرار روحوں اور تائب جیوؤں کے گناہ بخش دینے کی خوشخبری دے اس کو ماننے والے ویدک دھرم میں جاکر کسی قسم کی راحت پا سکتے ہیں؟ یا وہ ویدک ایشور سے پریم کر سکتے ہیں؟ جو اس کے آستانہ پر گرے ہوؤں کو بھی کوئی اُمید نہیں دلاتا بلکہ غلیظ جونوں میں دھکے کھانے کی "خوشخبری" دیتا ہے؟[1]

---

[1] پنڈت رام چند فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں بھی تو لکھا ہے۔ کہ "ہر ایک کو اپنے کیئے کی سزا ضرور بھگتنی پڑے گی" مگر افسوس یہ ہے کہ وہ اس کے معنی ہی نہیں سمجھے جب اپنی تقریر میں قرآن کی یہ آیت بھی سُنائی کہ انما التوبة على الله للذين يعملون السوٓء بجهالة ثم يتوبون من قريب فاولئك يتوب الله عليهم تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن کی رُو سے خدا زاری کرنیوالوں اپنے کیئے پر پچھتانے والوں اور آئندہ نیک رہنے کا عہد کرنیوالوں کی توبہ قبول نہیں کرتا۔ جب صاف لکھا ہے۔ کہ جو توبہ کرے اور آئندہ نیک عمل کرے اسکے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ تو وہ الزام جو وید پر عاید ہوتا ہے قرآن کریم پر کیسے مڑھا جا سکتا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے جواب میں پنڈت رام چندجی فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں پچھلے گناہ "بے شک معاف نہیں ہو سکتے مگر آئیندہ گناہ کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ آئیندہ کا دروازہ تو بند ہو گیا" مگر یہ بھی غلط ہے کیونکہ ویدک دھرمی بن کر "آئندہ کا دروازہ بھی بند" نہیں ہوتا، جب وید کا یہ مسئلہ ہے کہ جو شخص جیو ہنسا کریگا وہ پاپی ہوگا اور پاپی کی سزا غلیظ جونوں میں جانا ہے۔ تو پھر ہون کرنے والے جو بغیر ہرن کو مارے کستوری حاصل نہیں کر سکتے ہنسا کے مرتکب ہوں گے؟ کیونکہ ہون بغیر کستوری کے جائز نہیں اور کستوری بغیر ہنسا ملتی نہیں اب فرمایئے جو نو آریہ وید پر عمل کرتے ہوئے روزانہ ہون کریگا وہ ہنسک ہوگا یا نہیں؟ جب ہنسک بنا تو پاپی بھی بنا جب پاپی بن گیا تو پھر یہ کہنا کس طرح درست کہ "آیندہ گناہ کرنے سے روک دیا جاتا ہے"۔

پس یہ غلط ہے کہ جو شدھ ہوگا اس سے آئیندہ گناہ صادر نہ ہونگے قارئین کرام خود غور فرمائیں جس شخص کے نہ صرف یہ کہ پچھلے گناہ معاف نہیں ہوتے بلکہ آئیندہ بھی روزانہ ہی اسے پاپی بننا پڑتا ہے اسے اسلام سے ہٹا کر ویدک دھرمی بنانا اس کی دنیا و آخرت خراب کرنا نہیں؟ پھر یہ بھی کسقدر گھنونی اور قابل نفرت بات ہے کہ ایک اچھے بھلے صاف ستھرے شخص کو شدھ ہونے کا پھل یہ دیا جائے کہ اسے بھرے مجمع میں گائے کا گوبر اور پیشاب وغیرہ ملا کر پینے کو دیا جائے اور کہا جائے کہ بغیر اسکے تم صحیح معنوں میں شدھ نہیں ہو سکتے؟ کیا شدھی یا نڈوں کا یہ فعل گھنونا اور انسانیت کی ہتک کرنیوالا نہیں۔ کیا ایسے افعال کے مرتکب دوسروں کو اپنے ساتھ ملانے کا حق رکھتے ہیں؟

## تبلیغ کا حق مسلمانوں کو ہے

شدھی کے ناجائز ہونے کے متعلق کوئی ایک بات ہو تو اس کا ذکر بھی کریں یہاں تو بیسیوں امور ہیں جو اس کو ناجائز ٹھیرانے والے ہیں جن کا اگر تفصیل سے ذکر کیا جائے تو ایک ضخیم جلد تیار ہو جائے۔ مگر چونکہ ان تمام امور کی نقل کا یہ مضمون متحمل نہیں ہو سکتا اسلئے مزید اعراض کرتے ہوئے آخر میں صرف اتنا ہی کہینگے کہ تبلیغ کرنے کا حق آریوں کو نہیں بلکہ مسلمانوں کو ہے جن کی کتاب صاف لفظوں میں یہ کہتی ہے کہ میں تمام دنیا کی ہدایت کیلئے نازل ہوئی ہوں۔ اور اس کا حامل (رسول) فرماتا ہے میں تمام لوگوں کی رہنمائی کیلئے مبعوث ہوا ہوں پھر جس کے پیرووں نے ہمیشہ دوسروں کو سیدھا راستہ دکھایا پھر وہ کتاب ایسی نہیں کہ جسے کوئی سمجھ نہ سکے یا اس کے سمجھنے کے لئے دیانند کی طرح ۴۴ برس صرف کرنے پڑیں (ستیارتھ صفحہ ۴۸) یا نہ مسلموں کو یہ عتاب سنائے کہ تمہارے پچھلے گناہ معاف نہ ہونگے یا عبادت کے ایسے طریق بتلائے جن سے علاوہ مالی زیر باری کے پاپی بھی بننا پڑے یا ان کے وہ حقوق بھی غصب کرے جو انہیں پہلے کبھی حاصل تھے۔ اور پھر یہ کتاب ایسی ہے جو انسان کی تمام ضروریات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفیل ہے ہر منزل کیلئے راہنما اور ہر مشکل کیلئے مداوا جو ہر طبقہ اور خیال کے انسانوں کو ایک سٹیج پر بٹھاتی ہے جو ادنیٰ کو اعلیٰ اور چھوٹوں کو بڑا بناتی ہے اور انسان کو با اخلاق اور با اخلاق سے باخدا انسان بناتی ہے اور جس کے حسن و جمال اور انوار و کمال پر موہت ہو کر غیروں کو بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ:-

### شری راج وید پنڈت گردا پر شاد شرما کی رائے اسلام کے متعلق

"اگر کسی مذہب کو اخوت باہمی اخلاق اور تہذیب اور اتحاد کی دولت فراوانی اور کثرت کے ساتھ عطا کی گئی ہے تو وہ مذاہب کا سردار اسلام ہے اسلام کی فیاضی اور کشادہ دلی اس کا امتیازی نشان ہے وہ بلا لحاظ اس بات کے کہ کوئی امیر ہے یا غریب سب کو اپنی شفیق آغوش میں پناہ دیتا ہے اسکے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں اور ہر خیال اور رنگ کے انسان اسکے زیر سایہ آرام و راحت کی زندگی بسر کرتے ہیں .... میری یہ دلی خواہش ہے خداوند کریم میری پیشگوئی کو پورا کرے اور دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لاکر نوع انسان کی تمام تکلیفیں دور کردے" (اخبار مسلم راجپوت ۱۰ر جون ۲۹ء)

خاکسار دملک، فضل حسین احمدی مہاجر

---

# ہدایات کا نچوڑ

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن اپنے شاگرد و مرید حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تم کتنی مدت میرے پاس رہے ہو؟ اس نے عرض کیا تینتیس ۳۳ برس۔ پوچھا کہ تم نے اس مدت میں کتنے علوم اور کیا کیا فائدے حاصل کیے ہیں۔ جواب دیا۔ کہ صرف آٹھ فائدے۔ اور یہی علم حاصل کرنے کا نتیجہ ہے۔ فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ میں نے تمہاری تعلیم میں ایک عمر صرف کردی اور تم نے صرف اتنا ہی حاصل کیا۔ حاتم نے عرض کی کہ حضرت اگر آپ سچ پوچھتے ہیں۔ تو میری تحصیل صرف اسیقدر ہے جو عرض کردی ہے اور اس سے زیادہ حاصل کرنے کی مجھے خواہش بھی نہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے۔ کہ اسی قدر میری نجات کیلئے کافی ہے۔ اور اس سے زیادہ فضول ہے۔

حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ بیان تو کرو۔ کہ وہ آٹھ فائدے کیا ہیں؟ جواباً کہا اوّل یہ کہ میں نے دیکھا کہ دنیا میں ہر شخص کو کوئی چیز محبوب و مرغوب ہوتی ہے۔ ان میں سے کوئی تو اس کا ساتھ مرض الموت تک دیتی ہے اور کوئی قبر تک۔ میں نے سوچکر ایسا محبوب پسند کیا۔ جو مرنے کے بعد قبر میں بھی مونس و غمگسار ہے۔ تو وہ عمل صالح ہے حضرت شقیق نے فرمایا۔ احسنت۔

دوسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ میں نے دنیا میں سب کو نفس اور خواہش کا تابع دیکھا۔ جب یہ آیت شریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری نظر سے گذری واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ فان الجنة هى المأوىٰ یعنی جو شخص اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو اسکی خواہش سے روکا تو پھر جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے" تو مجھے یقین ہو گیا کہ قرآن مجید سراسر حق ہے۔ پس میں نے نفس کو مجاہدہ کے شکنجہ میں ایسا کھینچا کہ اسکے سارے بل نکل گئے یہاں تک کہ وہ بے چون وچرا اطاعت حق میں مطمئن ہو گیا۔ حضرت شقیق نے فرمایا۔ بارک اللہ علیک

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ دنیا کے لوگ بڑی بڑی تکلیفیں مشقتیں اُٹھا کر سامان دنیا میں سے کچھ حاصل کر لیتے ہیں اور اپنے دل میں بڑے خوش ہوتے ہیں گویا کوئی نفیس چیز حاصل کر لی۔ مجھے جو یہ آیت نظر پڑی ما عندكم ينفد وما عند الله باقٍ (یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہو جانیوالا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہنے والا ہے) تو میں نے اپنا برسوں کا اندوختہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں فقراء کو دیکر خدائے تعالیٰ کے ہاں امانت رکھدیا اس امید پر کہ وہ وہاں باقی رہیگا۔ اور آخرت کے راستہ میں میرا رہنما ہوگا۔ حضرت شقیق نے فرمایا تم نے خوب کیا ؛

چوتھا فائدہ یہ کہ دنیا میں کوئی اس پر فخر کرتا ہے کہ میرے اقارب کنبہ خدم حشم بہت ہیں کوئی اسپر ناز کرتا ہے کہ میرے پاس مال واولاد بہت ہے کوئی اسپر اتراتا ہے کہ میں بڑا شاہ زور ہوں وغیرہ وغیرہ میں نے جو اس آیت کو پڑھا اِنَّ اكرمكم عند الله اتقٰكم یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا معزز وہ ہے جو سب سے پرہیزگار ہے) تو یقین کر لیا کہ خداوند کریم کا فرمانا سچ ہے اور دنیاداروں کے خیالات سراسر باطل ہیں تو پس میں نے تقویٰ کو اختیار کیا تاکہ مجھے خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں عزت حاصل ہو۔ حضرت شقیق نے فرمایا۔ احسنت ؛

پانچواں فائدہ یہ ہے کہ میں نے بہت سے لوگوں کو از راہ حسد ایکدوسرے کی بُرائی کرتے دیکھا کسی کو کسی کے علم وفضل پر حسد ہے۔ کسی کو کسی کے جاہ ومرتبہ پر تو میں نے جب یہ آیت پڑھی نحن قسمنا بينهم معيشتهم فى الحيوٰة الدنيا تو میں سمجھ گیا کہ ہر ایک کا مقدور مقسوم روز ازل ہی سے الگ الگ ہے کسی کو اس میں کچھ اختیار نہیں تو تب سے مجھ کو کسی پر کوئی حسد نہیں۔ بلکہ میری تمام جہان سے صلح ہو گئی۔ حضرت شقیقؒ نے فرمایا تم نے بڑا اچھا کام کیا ؛

چھٹا فائدہ یہ ہے کہ دنیا میں کسی سبب یا غرض سے اکثر ایکدوسرے کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ میں نے جب یہ دیکھا۔ ان الشيطان لكم عدوٌّ فاتخذوه عدوًّا۔ یعنی بیشک شیطان تمھارا دشمن ہے تو تم اسکو دشمن سمجھو۔ تو میں نے اسکو دشمن جانکر اسکی ہر بات میں نافرمانی کی۔ اور خدا تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہو گیا اور سمجھ گیا کہ یہی سیدھا راستہ ہے تو حضرت شقیق نے فرمایا۔ احسنت ؛

ساتواں فائدہ یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو روزی اور سامان زندگی بہم پہنچانے میں کوشش کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حرام و شبہات میں پڑ کر اپنے آپکو ذلیل و خوار کرتے دیکھا تو میری نظر اس آیت پر پڑی وما من دآبۃٍ فی الارض اِلّا علی اللّٰہِ رزقھا۔ یعنی جو چیز زمین پر متحرک ہے اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے میں سمجھ گیا کہ میں بھی انہی چیزوں میں داخل ہوں جن کے رزق کا کفیل حق تعالیٰ ہے۔ پس میں بفکر ہو کر خدائے تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گیا۔ حضرت شفیق نے فرمایا۔ احسنت ٭

آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ میں نے کسی نہ کسی چیز پر لوگوں کو بھروسہ کرتے دیکھا تو میں نے اس آیت پر غور کیا۔ ومن یتوکّل علی اللّٰہ فھو حسبہٗ یعنی جس نے حق تعالیٰ پر بھروسہ کیا تو وہ اُس کے لئے کافی ہے تو میں نے سب کو چھوڑ کر حقیقی رزاق پر بھروسہ کر لیا اور وہی میرے لئے کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔ تو حضرت شفیقؒ نے فرمایا اے حاتم تم کو خدائے تعالیٰ توفیق دے ٭ (حمایت اسلام)

---

# حفاظتِ ریش

## "احادیث الرسولؐ"

۱۔ امام مالک، احمدؒ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور طحاویؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر فاروقؓ سے یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ خالفوا المشرکین احفوا الشوارب واعفوا اللحیٰ۔ مشرکین کا خلاف کرو۔ مونچھیں پست کرو۔ اور داڑھیاں بڑھاؤ ٭

۲۔ صحیح بخاری میں ہے انھکوا الشوارب واعفوا اللحیٰ۔ مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۳۔ امام مالک و ابوداؤد۔ مسلم اور ترمذی میں ان رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیۃ بے شک رسول اللہ علیہ وسلم نے داڑھیاں بڑھانے اور مونچھیں پست کرانے کا حکم فرمایا ٭

۴۔ امام مسند۔ مسلم صحیح۔ طحاوی آثار۔ ابن عدی کامل۔ طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوا الشوارب وارخوا اللحیٰ خالفوا المجوس۔ مونچھیں ترشواؤ۔ اور داڑھیاں بڑھنے دو مجوس کے خلاف کرو ٭

۵۔ امام ابوجعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفوا الشوارب واعفوا اللحیٰ ولا تشبھوا الیھود۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مونچھیں پست کرو۔ اور داڑھیوں کو معافی دو۔ یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔ کیونکہ وہ مونچھوں کو داڑھیوں کے ساتھ رہنے دیتے ہیں ٭

۶۔ امام احمد مسند۔ طبرانی کبیر۔ بیہقی شعب الایمان۔ ضیا صحیح مختارہ۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیا میں۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ راوی رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔ قصوا اسبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اہل الکتاب ٭

۷۔ ابن حبان صحیح میں طبرانی اور بیہقی میمون بن مہران سے راوی ہیں کہ راوی رسول پاک حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا۔ ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال انھم یوفرون سبالھم ویحلقون لحاھم فخالفوھم حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈھتے ہیں۔ تم ان کا خلاف کرو ٭

۸۔ ابن سعد طبقات میں عبید اللہ بن عبد اللہ مرسلاً راوی رسول پاک علیہ السلام سے فرماتے ہیں لکن ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی۔ اس حدیث کا واقعہ یوں ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہان نافذ فرمائے۔ قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی۔ مگر بحب دنیا اسلام نہ لایا۔ مقوقس بادشاہ مصر نے فرمان نبوی کی کمال تعظیم کی اور بارگاہِ رسالت میں ہدایا حاضر کئے۔ مگر خسرو پرویز شاہ ایران نے فرمانِ اقدس کو چاک کر دیا۔ اور باذان صوبہ دار یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی مدینہ طیبہ میں بھیجکر انہیں یہاں بلاوے۔ باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک خرخسرہ نامی کو حضورؐ کی خدمت میں روانہ کیا۔ انھما حین دخلا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانا قد حلقا لحاھما واعفیا شواربھما فکرہ النظر الیھما وقال ویلکما من امرکما بھذا قالا امرنا ربنا یعنیان کسریٰ۔ فقال رسول اللہ علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شواربی۔ یہ دونو جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔ داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی طرف دیکھ کر کراہت آئی۔ اور فرمایا خرابی ہو تمھارے لئے کس نے تمھیں اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز نے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں تراشنے کا حکم دیا ہے۔ مسلمانوں کو خاصکر یہ حدیث یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ بابویہ اور خرخسرہ اسوقت تک اسلام نہ لائے تھے۔ نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ انکی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدسؐ نے اُن کی صورت دیکھنے سے کراہت فرمائی۔ تو مسلمان احکام حضورؐ سے آگاہ ہو کر جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موافق ایسی گندی صورت بنائے۔ وہ کسقدر حضور علیہ التحیہ والتسلیم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگی آدمی جس حال پر مرتا ہے۔ اُسی حال پر اُٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت بھی حضور نے نصرانیوں مجوسیوں اور مشرکین کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین جاننا چاہیئے۔ ایسے آدمیوں کا ٹھکانا کہاں ہوگا ✦

۹- ام المومنین حضرت صدیقہ نے اُن خصال عشرہ میں داڑھی کا بڑھانا اور لبوں کا پست کرنا فطرۃ حقہ میں شمار کیا ہے۔ جب تم قص الاظفار نتف الابط۔ حلق العانۃ۔ استنشاق۔ مضمضہ استنجا۔ غسل البراجم۔ مسواک۔ قص الشارب نو چیزوں کے قائل اور عامل ہو۔ تو دسویں چیز اعفاء اللحیہ کے ساتھ تمھیں کیا عداوت ہے ✦

۱۰- امام احمد۔ دارقطنی۔ بخاری ابوداؤد ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباس راوی حدیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ لعن اللہ المتشبھین من الرجل بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجل۔ اللہ کی لعنت اُن مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور اُن عورتوں پر جو مردوں کی ✦

۱۱- ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ حاکم بسند صحیح حضرت ابوہریرہ سے راوی ہیں لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس لبس المراۃ والمراۃ تلبس لبس الرجل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اُس مرد پر جس نے عورت کا لباس پہنا اور اس عورت پر جس نے مرد کا لباس پہنا۔

۱۲- امام احمد مسند میں حسن اور عبدالرزاق مصنف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبھون بالنساء والمترجلات من النساء المتشبھات بالرجال وراکب الفلاۃ وحدہٗ حضور اکرم علیہ السلام نے لعنت فرمائی زنانے مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مرد کی صورت بنیں۔ اور جنگل کے اکیلے سوار پر جو خطر کی حالت میں تنہا سفر کو جائے

۱۳- طبرانی کبیر میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اربعۃ لعنتھم اللہ فوق عرشہ وامنّت علیھم ملائکۃ الذی تحبس نفسہ عن النساء ولا یتزوج ولا یتسری لئلا یولد لہ والرجل یتشبہ بالنساء وقد خلقہ اللہ تعالیٰ ذکرًا والمراۃ تتشبہ بالرجال وقد خلقھا اللہ تعالیٰ انثیٰ والذی یضل الاعمیٰ والمساکین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے بالائے عرش سے لعنت بھیجی - اور فرشتوں نے اُنکی ملعونی پر آمین کہی - اوّل وہ مرد جو اولاد ہونے کے خوف سے نہ نکاح کرے - اور نہ کنیز حلال رکھے - دوم وہ مرد جو عورتوں کی شکل بنائے - حالانکہ خدا تعالیٰ نے اُسے نر پیدا کیا - سوم وہ عورت جو مردوں کی وضع بنائے - حالانکہ خدا نے اُسے عورت بنایا - چہارم وہ جو اندھے اور مسکین کو رستہ سے بہکائے ۔

۱۴ - امام بخاری تعلیقاً اور احمد ابو یعلی و طبرانی کاملاً حضرت عبد اللہ بن عمر سے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت حذیفہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جعل الذل والصغار علیٰ من خالف امری ومن تشبہ بقوم فھو منھم - رکھی گئی ذلت اور خواری اُس پر جس نے میرے حکم کے خلاف کیا اور جو کسی قوم سے تشبہ اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے ۔

۱۵ - ترمذی و طبرانی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں - آپؐ نے فرمایا - لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبھوا بالیھود ولا بالنصاریٰ فانّ تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاریٰ اشارۃ بالکف - ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے تشبہ کرے - نہ یہودی سے تشبہ کرو نہ نصاریٰ سے - کہ یہود کا سلام اُنگلیوں سے اشارہ ہے اور نصاریٰ کا ہتھیلی سے ۔

۱۶ - مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیس منا من عمل بسنّۃ غیرنا - جو ہمارے غیر کی سُنّت پر چلے - وہ ہمارے گروہ سے نہیں ۔

۱۷ - ابن حبّان روایت صحیح میں ابو عثمان سے راوی ہیں - ہمارے پاس پیشگاہ خلافت فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمان والا شرف صدور لایا - جس میں اشارہ ہے - ایاکم وزیّ الاعاجم پارسیوں کی وضع سے دُور رہو ۔

۱۸ - ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں - کہ حضورؐ نے فرمایا من اخذ بسُنّتی فھو منّی ومن رغب عن سنّتی فلیس منّی ۔

۱۹ - بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص سے روایت کرتے ہیں - کہ جنابؐ نے فرمایا ان لکل عمل شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فمن کانت فترۃ الیٰ سُنّتی فقد اھتدیٰ ومن کانت الیٰ الغیر ذالک فقد ھلک - ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے - اور ہر جوش کو ایک فتور - تو جو فتور کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت بھی میری سنّت ہی کی طرف ہے۔ ہدایت پاوے۔ اور جو دوسری جانب ہو۔ وہ ہلاک ہو جائے۔

## (۲) اقوال ائمہ سلف

(۱) امام محمد بن ابو الحسن علی مکی دقائق الطریقت میں حضرت کعب احبار و دوسرے راوی رحمہم اللہ تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں۔ یکون فی اٰخر الزمان اقوام یقصّون لحاھم اولٰئک لا خلاق لھم۔ آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے۔ جو اپنی داڑھیاں کترینگے وہ بڑے بے نصیب ہوں گے۔ یعنی اُن کے لئے دین میں کوئی حصہ نہیں۔ اور آخرت میں بہرہ نہیں دیکھو داڑھی کترانا یا منڈانا قرب قیامت کی علامت بیان فرمائی ؟

(۲) امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر میں۔ علامہ زین بن نجیم بحر الرائق میں علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار شرنبالی غنیہ ذوی الاحکام میں۔ علامہ برحق محمد بن علی دمشقی درمختار میں۔ علامہ سیدی احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح میں ارشاد فرماتے ہیں۔ المعتی للسکل واللقلم حاشیۃ الاعفاء الاخذ من اللحیۃ وھی دون القبضۃ کما یفعلہ بعض المغاربۃ و مخنثۃ الرجال فلم یحل احد اخذ کلھا فعل المجوس الاعاجم والیھود والھنود وبعض الاجناس الافرنج۔ جب داڑھی ایک مُشت سے کم ہو تو اُس میں سے کچھ لینا۔ جس طرح بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں۔ یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں۔ اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے ؟

(۳) امام برہان الملۃ والدین فرغانی ہدایہ میں۔ امام زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں علامہ نجم الدین طوری تکملہ بحر الرائق میں۔ علامہ سرہندی غنیہ میں علامہ سیّد ابو اسعود ازہری فتح اللہ المعین حاشیہ کنز میں علامہ سیدی احمد طحاوی حاشیہ تنویر میں۔ علامہ سیّدی محمد امین افندی رد المحتار علی الدر المختار میں سب علما کتاب الجنایات مسئلہ جنایات بحق لحیہ تحریر فرماتے ہیں۔ یؤدب علیٰ ذالک لارتکاب المحرم۔ ھذا ھو لفظ الکل الا الطرفین قلقطہما یؤدب علیٰ ارتکابہ ما لا یحل داڑھی مونڈنے والے کو سزا دی جائے۔ کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہُوا ؟

(۴) علامہ تورپشتی شرح مصابیح میں۔ علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں مولٰنا علی قاری مکی مرقاۃ میں علّامہ فتنی مجمع البحار شیخ محقق لمعات میں تحریر فرماتے ہیں۔ قص اللحیۃ کان من صنیع الاعاجم وھو الیوم کثیر من المشرکین کالافرنج والھنود ومن لا خلاق لھم فی الدین من الفرق الموسومۃ بالقلندریۃ طھر اللہ عنھم حوزۃ الدین۔ داڑھی ترا شنا پارسیوں کا کام تھا۔ اور اب تو بیت کا فروں کا شعار ہے جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ جس کا دین میں کچھ حصہ نہیں۔ جو قلندریہ کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدود کو اُن سے پاک کرے ؎

(۵) الکواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی و مجمع میں ہے۔ فسبحان اللّٰہ ما اسخف عقول قوم طولوا الشارب واحفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم۔ قد بدلوا فطرتھم نعوذ باللّٰہ۔ سبحان اللہ کس قدر پوچ عقل ہے۔ اُن لوگوں کی جنہوں نے مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں برعکس اُس خصلت کے جس پر تمام امم انبیاء علیہم السلام کی فطرت ہے اُنہوں نے اپنی اصل حقیقت ہی بدل دی خدا کی پناہ ؎

(۶) لمعات شرح مشکوٰۃ و نصاب الاحتساب باب سادس میں ہے۔ ھل یجوز حلق اللحیۃ کما یفعلہ الجوالیقون الجواب لا یجوز ذکرہ فی جنایۃ الھدایۃ وکراھیۃ التجنیس سوال کیا داڑھی کا مونڈنا جائز ہے۔ جیسے جھولا شاہی فقیر کرتے ہیں۔ جواب۔ ناجائز ہے۔ ہدایہ کتاب الجنایات میں اسکی تصریح موجود ہے ؎

(۷) تبیین المحارم و ردالمختار میں ہے۔ ازالۃ الشعر من الوجہ حرام الا اذا نبت للمراۃ لحیۃ او شوارب فلا تحرم بل تستحب ازالۃ۔ مُنہ کے بال دُور کرنا حرام ہے۔ مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے۔ تو اُسے حرام نہیں۔ بلکہ مستحب ہے ؎

(۸) مفہم شرح صحیح مسلم للعلامۃ القرطبی اور اتحاف السادۃ المتقین میں ہے۔ لا یجوز حلقھا ولا نتفھا ولا قص الکثیر منھا۔ داڑھی کا نہ مونڈنا جائز ہے۔ نہ چُننا نہ کترنا ؎

(۹) امام شمس الائمہ کردری وجیز میں فرماتے ہیں۔ لا یحل للرجل ان یقطع اللحیۃ۔ مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی کاٹے ؎

(۱۰) درمختار میں مجتبیٰ شرح قدوری میں ہے۔ قطعت شعر راسھا لعنت زاد فی البزازیۃ ولو باذن الزوج لانہ لا طاعۃ فی معصیۃ الخالق وکذا حرم علی الرجل قطع لحیۃ والمعنی المؤثر التشبہ بالرجال۔ فی ردالمختار العلۃ المؤثرۃ فی اثمھا التشبہ بالرجال فانہ لا یجوز کالتشبہ بالنساء۔ مجتبیٰ شرح قدوری میں ہے۔ عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو گنہگار اور ملعونہ ہو جائے۔ بزازیہ میں زائد فرمایا۔ کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے۔ اس لئے کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔ اسی طرح مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے۔ اور علّتِ گناہ غیر جنس کی وضع بنانا ہے۔ یعنی عورت کو موئے سر تراشنے میں یہ علت ہے۔ کہ یہ مردانی وضع ہے۔ جس طرح مردوں کو ریش تراشنا حرام ہونے کی علت یہ کہ عورتوں سے تشبہ ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ دونوں ناجائز ❖

(۱۱) امام حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ان الملٰئکۃ تسبیحھم سبحٰن الذی من زیّن الرجال باللحی والنساء بالقرون۔ والذوائب لیس عند الاتقانی فی نسخۃ لفظ القرون۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں۔ جن کی یہ تسبیح ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے ❖

(۱۲) امامین جلیلین قوت و احیا میں فرماتے ہیں۔ اللحیۃ من تمام خلق الرجال وبھا تمیز الرجال من النساء فی ظاھر الخلق۔ داڑھی آدمی کی تمامیٔ آفرینش تامہ کی دلیل ہے اور اُسی سے تمیز ہوتے ہیں۔ مرد عورتوں سے ظاہر صورت میں ❖

(۱۳) سیدی عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں۔ الحکمۃ فی تحریم تشبہ الرجل بالمرأۃ وتشبہ مراۃ بالرجل انھما مغیّران لخلق اللہ۔ مرد عورت کا باہم تشبہ حرام ہونے کی یہ حکمت ہے۔ کہ وہ دونوں اس میں خدا کی بنائی چیز بدلتے ہیں ❖ حمایت اسلام

# غلاموں کا رستگار

## اسلامی تاریخ کا سنہری ورق

(مترجم محمد حسین۔ بی۔ کام۔ پریو)

بانیٔ اسلام علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے اُسوہ کاملہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ وہ انسان کی اخلاقی معاشرتی اور روحانی ترقیات کی شاہراہ کی مختلف منازل کے لئے مشعلِ راہ تھے وہ اپنے پہلو میں عالمگیر دل رکھتے تھے۔ وہ اپنے زمانے میں رہتے ہوئے مستقبل کے لئے بھی زندہ تھے وہ نہ صرف اُن لوگوں کے لئے جن میں وہ پیدا ہوئے اور تربیت پائی۔ بلکہ اُن نسلوں کیلئے جو اُن کے بعد آئیں اور اُن نسلوں کیلئے بھی جو ابھی آنیوالی ہیں ایک عدیم المثال اور قابل تقلید نمونہ تھے۔ اُنکی پیدایش کا زمانہ انسانی تاریخ کا تاریک باب ہے۔ اُسوقت لوگوں نے اپنی حیوانی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے انواع واقسام کے طریقے ایجاد کیئے ہوئے تھے۔ اُسوقت عالم دنیا کی ہیئت کذائی اخلاقی اور روحانی رذالت کے لحاظ سے شب کی تاریکی کا ایک بھیانک منظر بنی ہوئی تھی۔ انسانوں کا بیشتر طبقہ جن کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا نے آزاد پیدا کیا تھا اور جن کی شکلوں کو خدا نے اپنی صورت پر تخلیق دی تھی اپنے ابنائے جنس کے ہاتھوں ایک حیوان بے زبان کی مانند غلامی کی آہنی سلاسل میں جکڑا ہوا تھا۔ انسانوں کے باہمی تعلّقات حد درجہ افسوسناک تھے۔ غلامی عالمگیر تھی۔ اور نہ صرف اُس زمانہ کے تمدّن کے رگ و ریشہ میں تاثیر پذیر بلکہ اُسوقت کے خیالات پر بھی اس کی نمایاں رنگ آمیزی تھی۔ غلامی کا نظام عمل میں وسیع اور تفصیلات میں باقاعدہ تھا۔

معتدبہ انسانوں کا بے دست و پا۔ بے ارادہ اور آزادی کی نعمت عظمیٰ سے محروم نظر آنا۔ ایک دلسوز نظارہ تھا۔ اُس شخص کے لئے جس کو انسان کے خداداد قویٰ اور اُس کی پیدائشی طاقتوں کا پورا پورا علم تھا۔ یہ صورتِ حال ناقابل برداشت تھی۔ ایسے شخص کا دل ضرور اُن مظالم کو دیکھ کر جلتا تھا۔ جو ایک انسان سے دوسرے انسان پر کیئے جاتے تھے۔ اس خستہ حال طبقے کی حالت دیکھ کر اُس کے دل میں ایک جلن اور سوز کی آگ مشتعل رہتی تھی۔ اگر وہ چاہتا تو اس نفرت آمیز اور اشتعال انگیز ہلاکت آفریں نظام کو جس نے انسان کے مخفی جذبات جو انسان کو حیوان سے ممتاز کرتے ہیں۔ مجروح کر رکھا تھا۔ بہ یک جنبش لینیت و نابود کر سکتا تھا۔ مگر چونکہ یہ غلامی کا نظام تمدّن کا جزو لاینفک بن چکا تھا۔ اس کا یکسر اور بیک قلم منسوخ کر دینا ناقابل عمل اور ناممکن ہونے کے علاوہ بعید از عقل بھی تھا۔ اس فوری تنسیخ کا مطلب معاشرتی نظام کو متزلزل و تباہ کر دینا تھا۔ ہزاروں لاکھوں انسانوں کا یک لخت آزاد ہو جانا جو نسلاً بعد نسل پابند سلاسل رہ کر اپنی ذاتی قابلیتوں اور ارادوں سے مُعرّا ہو چکے تھے۔ سوسائٹی کے اخلاق پر گہرا اور مُہلک اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ یہ لوگ بیکار اور نکمّے ہو کر آوارہ گردوں۔ چوروں۔ جیب کتّوں اور دھوکہ بازوں کا ایک الگ گروہ پیدا کر دیتے۔ اور یہی صورت حال تھی جسکو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم وقوع میں آنے سے روکنا چاہتے تھے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اُنھوں نے ایسے امتناعی اصول اور احکام جاری کیئے جن کا مقصد اس غلامی کے سلسلے کو تدریجاً مگر یقیناً اور مؤثر پیرائے میں صفحۂ ہستی سے مٹانا تھا۔

## ایک بودہ الزام

عیسائی مؤرخ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو ذمّہ دار ٹھیرا تا ہے۔ کہ اُنھوں نے غلامی کو دوام بخشا۔ وہ اپنی آنکھوں کا شہتیر تو نہیں دیکھتا مگر دوسرے کی آنکھ میں تنکا دیکھنے کی کوشش ضرور کرتا ہے۔ وہ تجاہل عارفانہ سے کام لیکر اس بات کا اظہار کرتا ہے۔ گویا اُس کو علم ہی نہیں کہ حضرت عیسیٰ ؑ کی تعلیمات میں کوئی ایسا حکم ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah



نہیں جو غلامی کو سرّاً یا علانیۃً مذموم قرار دے۔ ہمارے نبی اعظم کی عیب جوئی میں بے سود مشغول ہے جسکے کارہائے نمایاں عیسائیوں کے تمام مصلحین اور مذاہبی معلّموں کی متحدہ کوششوں سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اس بارے میں تفصیلی احکام سے دنیا کو متمتّع کیا ہے۔ اُنہوں نے تشریحاً بتلایا ہے کہ کس طرح غلام کو آزاد کیا جائے۔ کس طرح اُس کی نگہداشت رہے۔ اور کس طرح اُس سے سلوک ہو۔ اور کونسے ذرائع عمل میں لائے جائیں تاکہ وہ تعلیم و تربیت سے بہرہ اندوز ہو کر سوسائٹی کا کارآمد رُکن بن سکے۔ اگر ہم کو ان قواعد و ضوابط کا علم نہ بھی ہوتا تو بھی صرف اتنی بات کہ غلام مرد اور غلام عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نجات دہندہ یقین کرتی تھیں۔ ان بیہودہ و احمقانہ الزامات کا ناقابل تردید ردّ ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ غلاموں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر پہلے لبیک کہی۔ زیدؓ ابن ثابتؓ۔ جو نبی کریم صلعم کا غلام تھا اوّلین مسلمانوں میں سے تھا۔ صحابہؓ کا بیشتر حصہ جنہوں نے اُن ناگفتہ بہ مصائب و آلام کا مقابلہ کیا۔ اسی مظلوم طبقۂ انسانیت سے تھا۔ زیدؓ خبابؓ بلالؓ۔ عمارؓ صہیبؓ۔ ابوفکیہہؓ۔ امیرؓ۔ حمارؓ اُن غلاموں میں سے تھے جنہوں نے برضا و خوشی اور علم اور شعور سے اس پیشوائے اعظم کی آواز پر لبیک کہی اور اُس خارزار وادی میں قدم رکھا جہاں اُنہیں صدہا خطرات کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ رزم و بزم۔ نرمی۔ گرمی۔ تنگی ترشی میں دوش بدوش رہے۔ اُنہوں نے وہ وہ مظالم جھیلے وہ وہ عذاب اپنے سر لیئے جو محتاج بیان نہیں۔ یہ سب کچھ خوشی خوشی کیا اور ہنستے ہنستے دُکھ اُٹھائے۔ وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کیئے گئے۔ اُن کے بدنوں پر داغ دیئے گئے۔ اُن کے اعضاء کاٹے گئے۔ اُن کو موت کے گھاٹ اُتارا گیا۔ مگر اُن کے پائے استقلال میں ذرا بھی کسی قسم کی لغزش نہ آئی۔ وہ وفادار اور ثابت قدم رہے۔ یہ سب کچھ اُس والہانہ عقیدت کا مظاہرہ تھا۔ جو اُن کے قلوب میں اُس شخص کے لئے تھی جسکی زندگی باوجود عالی مرتبہ خاندان کا فرد ہونے کے اپنے وطن مالوف میں ہر وقت معرض خوف و خطر میں تھی۔ نہ صرف غلام مردوں نے بلکہ غلام عورتوں نے وہ ناقابل لغزش استقلال اور وہ نہ مغلوب ہونے والا ایمان دکھایا جس کی مثال دوسرے کسی نبی کے تابعین میں ڈھونڈھے بھی نہیں ملتی۔ سُمیّہؓ۔ لبینہؓ۔ زنیرہؓ۔ نہدیہؓ۔ اُمّ عباسؓ وہ چند غلام لڑکیاں ہیں جو اوائل اسلام میں مسلمان ہوئیں۔ وہ معترضین جو قسوۃ قلبی سے معذور ہیں اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غلامی کو دوام بخشنے کا الزام لگاتے ہیں آئیں اور غلام لڑکیوں کے مصائب و شدائد کی دلدوز داستان پڑھیں اور اپنے بے بنیاد اور بیہودہ الزامات پر نادم ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غلاموں کا نجات دہندہ یا اُس کے برعکس خیال کرنیکا

Digitized by Khilafat Library Rabwah



حق کس کو پہنچتا ہے۔ اُن غلاموں کو یا اُن غلاموں کے نام نہاد بہی خواہوں کو جنہوں نے چودہ سَو سال بعد پیدا ہو کر اپنے دامن عصیاں کو آلودہ کیا۔ غلاموں کا ذاتی فیصلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے۔ اور غلاموں کے ان خود ساختہ دوستوں کا فیصلہ بالکل بیہودہ و نامعقول اور سراپا ناقابل قبول ہے ❖

## غلامی زمانۂ جاہلیت میں

اُسوقت جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسیدہ انسانیت کو اخلاقی اور روحانی زندگی بخشنے کے مہتم بالشان کام کا بیڑا اُٹھایا۔ اُسوقت غلامی کے پُر از مظالم مظاہرے ہر ملک میں ہو رہے تھے۔ روم۔ ایران۔ یونان۔ یہود اور عیسائیوں میں۔ ہندوستان اور چین میں ہزاروں لاکھوں انسان غلامی کی زنجیروں میں مقید نظر آتے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ بعض ممالک میں تو غلاموں کی تعداد آزاد لوگوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھی۔ آزاد آدمی کو طوقِ غلامی پہنانے کے بیسیوں طریقے تھے۔ اسیرانِ جنگ غلام بنا لئے جاتے تھے۔ ماں باپ اپنے بچوں کو فروخت کر دیتے تھے۔ غلام اور غلام کے بچے مالک کی جائداد کہلاتے تھے۔ وہ اشخاص جن کو ڈاکو پکڑ لاتے تھے وہ بھی غلامی کا شکار ہو جاتے تھے۔ بچوں کو ماں باپ سے جدا کر کے بطور غلام کے پالا جاتا تھا۔ غرضیکہ غلامی ایک باضابطہ نظام تھا۔ یہ وہ حالت تھی اور یہ وہ غلامی کی چند صورتیں تھیں جب دُنیا کا نجات دہندہ سیّدنا حضرت محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) دُنیا کی سٹیج پر ظہور پذیر ہوا۔

### "کوئی آزاد آدمی اَب سے غلام نہیں بنایا جائے گا"

یہ وہ غیر مبہم اور صاف حکم تھا۔ جو آپ نے سُنایا۔ آپ نے فرمایا کہ آزاد آدمی کا غلام بنانا قتل کے مترادف ہے۔ خدا اُس شخص کی عبادت ہرگز قبول نہیں فرمائیگا۔ جو آزاد آدمی کو غلام بناتا ہے۔ یہ وہ صاف اور کھُلے کھُلے حکم تھے جو غلامی کے نظام کے لئے پیام اجل ثابت ہوئے۔ مگر ان احکام میں ایک استثنائی حالت تھی وہ یہ کہ جو لوگ اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لئے لڑائی میں شامل ہونگے۔ یا وہ جو دشمنانِ اسلام کو اُن کے ناپاک مقصد میں امداد دینگے۔ وہ لڑائی میں اسیر ہونے پر غلام بنا لئے جائینگے۔ ان اسیرانِ جنگ کے لئے آزادی کی محرومی کوئی دائمی نہیں تھی۔ یہ اُسی وقت تک تھی۔ جبتک وہ اپنے اپنے تاوان ادا کر کے اپنے جرموں کا ازالہ نہ کر دیں۔ یہ استثنائی حالت کونسے قانون اخلاق یا بین الاقوامی قانون جنگ کے رُو سے مذموم بات ہے۔ اور کونسی پُرانی یا مہذب قوم ہے جس کا دامن اس دھبے سے پاک ہے ❖

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**اسیرانِ جنگ کے متعلق احکام**

قرآن شریف میں اس کے متعلق صاف حکم ہے "اذا لقیتم الّذین کفروا فضرب الرقاب حتیٰ اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق فاما منّا بعد واما فداءً حتّی تضع الحرب اوزارھا (سورۃ محمدؐ ع)

جب منکروں سے تمھارا مقابلہ ہو تو گردنیں مارو یہاں تک کہ سب کُٹا ڈ ڈال چکو تو مضبوط باندھ لو پھر یا احسان کرکے چھوڑ دو یا فدیہ لےکر جب تک کہ لڑائی ختم ہو جائے ؞

اس آیت سے بالکل واضح ہے۔ کہ غلام کھُلی لڑائی میں بنائے جائینگے۔ اور وہ بھی اسوقت تک جبتک کہ مسلمان اُن کو ترحّم سے یا اُن سے فدیہ لیکر آزاد کر دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اغیار کی نظروں میں غلامی کے حامی تھے۔ ہمیشہ پہلے طریق کار کو عمل میں لاتے تھے۔ بنو مصطلق کے سو خاندان اور ہوازن قبیلہ کے ہزار قیدی رسول کریم صلعم کے ترحّم کے طفیل آزاد کر دیئے گئے۔ صرف جنگ بدر کے قیدیوں سے معاوضے کا مطالبہ کیا گیا تھا وہ بھی اس لئے کہ مسلمان بہت کمزور تھے اور اہل مکّہ مسلمانوں کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اور ان غریب مسلمانوں پر اپنی ستم آرائیوں سے بہت سا خرچ ڈال چکے۔ تھے ؞

**غلاموں کے متعلق تفصیلی احکام**

باوجودیکہ مندرجہ بالا احکام غلامی بکلّی اور ہمیشہ کے لئے منسوخ کرنے کے لئے کافی تھے۔ تاہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا وہ جانتے تھے کہ اوسط درجے کے آدمی کے لئے ضروری ہے کہ اُس کو تفصیلات سے بھی آگاہ کیا جائے تاکہ وہ حکم کی رُوح کو سمجھ سکے۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ مذکورہ بالا احکام کی موجودگی میں جو آزاد کو غلام بنانے کے لئے مانع تھے۔ ہزاروں غلام موجود تھے۔ جن کا فوری آزاد کرنا نہ صرف سوسائٹی کے لئے بلکہ خود اُن کی ذات کے لئے حد درجہ مضرت رساں تھا۔ اسواسطے آپ نے ایسے تفصیلی احکام جاری کئے جو غلاموں کی حالت کو بہتر بناتے ہوئے اُن کو تدریجاً کامل آزادی کی طرف لے آئیں اور سوسائٹی کا کارآمد ممبر بنا دیں ؞

**یہ احکام دو قسم کے تھے**

(۱) اُن کی اخلاقی اور تمدّنی بہبودی کے لئے عارضی احکام اور اُن کو فوری حق تو طن کا بخشا جانا ؞

(۲) دوسرے وہ احکام جو اپنی ذات میں مستقل تھے اور جن کا مقصد غلامی کی ہر نوع کو دنیا کے ہر حصے سے مٹا دینا تھا ؞

مندرجہ ذیل قرآن شریف کے وہ احکام ہیں جو پہلی قسم سے متعلق ہیں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین .... وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخورا (نساء ع ۲)

(۲) ولا تنکحوا المشرکات حتیٰ یؤمن ولامۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتیٰ یؤمنوا ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم (بقرہ ع ۲۷)

(۳) ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن .... او ما ملکت ایمانھن (نور ع ۴)

(۱) اور ماں باپ سے نیک سلوک کرو۔ اور قرابت والوں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قریبی ہمسائوں اور اجنبی ہمسائوں سے اور برابر کے رفیق سے اور مسافر سے اور ان سے جن کے مالک ہیں تمہارے داہنے ہاتھ (غلام) اللہ تعالیٰ اترانے والے بڑائی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا ÷

(۲) اور نہ نکاح میں لاؤ مشرک عورتوں کو جبتک کہ ایمان نہ لے آؤ اور مسلمان لونڈی بہتر ہے شرک والی سے اگرچہ تم کو پسند آئے اور نہ نکاح کرو مشرکوں سے جبتک کہ وہ مومن نہ ہو جائیں۔ اور مومن غلام بہتر ہے مشرک سے خواہ تم کو وہ پسند آئے ÷

(۳) اور اپنا سنگھار نہ ظاہر کرو سوائے اپنے شوہروں کے یا اپنے باپ کے .... یا اپنے غلاموں کے ÷

ان آیات مذکورہ بالا میں مسلمانوں کو صریح حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے غلاموں سے اچھا سلوک کریں۔ اور غلام لڑکیوں سے شادی کریں۔ تاکہ اُن کی معاشرتی زندگی میں بہتری پیدا ہو جائے۔ اور وہ اپنے آپ کو مسلم سوسائٹی کا معزز ممبر خیال کرنے لگیں ÷

(۴) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخوانکم خولکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ مما یأکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوھم ما یغلبھم فان کلفتموھم ما یغلبھم فاعینوھم (بخاری کتاب العتق) تمہارے بھائی خدا کا عطیہ ہیں جو تمہارے ماتحت کر دیئے گئے ہیں۔ پس چاہیئے کہ ہر شخص اپنے ماتحت بھائی کو وہی کچھ کھلائے جو خود کھاتا پیتا ہے اور وہی کچھ پہنائے جو کچھ خود پہنتا ہے اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔ اور اگر تم کوئی ایسا کام سپرد کرو جو سخت ہو تو پھر ان کی امداد کا بندوبست بھی کر دو ÷

(۵) عن ابی ھریرۃ یحدث عن رسول اللہ صلعم انہ قال لا یقل احدکم عبدی امتی ولیقل فتای وفتاتی ..... ولیقل سیدی ومولائی (بخاری کتاب العتق) رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص میرا غلام میری لونڈی کہکر نہ پکارے بلکہ کہے اے لڑکے اے لڑکی اور غلام کو چاہیئے کہ میرا سردار یا میرا آقا کہکر پکارے ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶) عن ابی النوار بیاع الکرابیس قال اتانی علی ابن ابی طالب ومعہ غلام فاشتری منی قمیصی کرابیس فقال لغلامہ اختر ایھما شئت فاخذ احدھما واخذ علی الآخر فلبسہ (اسد الغابہ حالات حضرت علیؓ) ابو النوار کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب اپنے ایک غلام کے ساتھ آئے اور مجھ سے دو قمیصیں خریدیں اور غلام سے کہا کہ ان میں سے ایک پسند کرلے۔ پس اس نے ایک لے لی۔ تو دوسری آپ نے پہن لی ؛

یہ احادیث ہیں جن میں مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ نہ صرف غلاموں کو اچھی خوراک دیں۔ یا اچھا کپڑا دیں۔ یا احسن سلوک کریں۔ بلکہ اُن کو مخاطب بھی ایسے طریقے سے کریں کہ اُن کو اپنی ذاتی عزت اور معاشرتی حیثیت کا خیال ہو اور وہ اپنے دل میں سمجھ لیں کہ وہ اپنے آقا کے برابر ہیں۔ یہ احکام جن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمل کرکے دکھایا اور اپنے نمونہ سے ان کی اہمیت کا احساس اپنے تابعین میں پیدا کیا سفارشی نوعیت کے ہی نہ تھے۔ بلکہ یہ معاشرتی اور سیاسی حقوق تھے جو اسلام نے غلاموں کو بخشے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں نے بھی ان حقوق کے دلوانے کی پوری پوری کوشش کی۔ مندرجۂ ذیل مثالیں مذکورہ بالا دلائل پر مُہر تصدیق ثبت کرتی ہیں :-

(۱) عن ابی مسعود البدری قال کنت اضرب غلامًا بالسوط فسمعت صوتًا من خلفی اعلم ابا مسعود فلم افہم الصوت من الغضب قال فلما دنی منی اذا ھو رسول اللہ صلعم فاذا یقول اعلم ابا مسعود قال فالقیت السوط من یدی فقال اعلم ابا مسعود ان اللہ اقدر علیک منک علی ھذا الغلام فقلت یا رسول اللہ ھو حُرٌّ لوجہ اللہ فقال اما لو لم تفعل للفحتک النار او لمستک النار (مسلم کتاب الایمان) ابو مسعود بدری روایت کرتے ہیں کہ مَیں اپنے غلام کو کوڑے مار رہا تھا ناگاہ پیچھے سے مَیں نے ایک آواز سُنی خبردار ابو مسعود۔ مگر مَیں جوشِ غضب میں آواز پہچان نہ سکا۔ جب وہ آواز دینے والا میرے نزدیک پُہنچا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ حضورؐ یہ فرما رہے تھے خبردار ابو مسعود خبردار ابو مسعود۔ مَیں نے یہ سُنتے ہی کوڑا فورًا ہاتھ سے پھینک دیا۔ تب حضورؐ نے فرمایا ابو مسعود یقین کر کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا کہ تم اس غلام پر ہو۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ غلام خدا کے لئے آزاد ہے آپؐ نے فرمایا اگر تم اسوقت ایسا نہ کرتے تو تم کو ضرور عذاب ہوتا ؛

(۲) عن ابن عباس قال اتی النبی صلعم رجل فقال یا رسول اللہ سیدی زوجنی امۃ وھو یرید ان یفرق بینہ و بینھا قال صعد رسول اللہ صلعم المنبر فقال ایھا الناس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مابال احدکم یزوج عبدہ امة ثم یرید ان یفرق بینھما انما الطلاق لمن اَخَذ بالساق (ابن ماجہ کتاب الطلاق) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کے حضور ایک شخص حاضر ہُوا اور عرض کیا۔ کہ میرے آقا نے اپنی لونڈی کا مجھ سے نکاح کیا اور اب وہ اسکو مجھ سے جُدا کرنا چاہتا ہے۔ حضورؐ یہ سُنتے ہی منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ لوگو یہ کیا معاملہ ہے کہ بعض تم میں سے اپنے غلام کا لونڈی سے نکاح کرتے ہیں اور پھر اسے چھوڑ دینے پر مجبور کرتے ہیں۔ سُنو! طلاق اس شخص کی ہوگی جو مجبور نہ ہو اور خود طلاق دے ؛

(۳) کان عمر بن الخطاب یذھب الی العوالی کل یوم سبت فاذا وجد عبداً فی عمل لا یطیقه وضع عنه منه (موطا امام مالک باب الامر بالرفق للمملوک) عمر بن خطابؓ ہر ہفتے دیہات میں تشریف لے جاتے تھے۔ جب کوئی انکو ایسا غلام نظر آتا جو ایسے کام میں لگایا گیا ہوتا جو اسکی طاقت سے باہر معلوم ہوتا ہو تو آپؓ اس سے اس کام میں تخفیف کرا دیتے ؛

یہ مختصراً وہ اسلام کی تعلیم ہے۔ جو غلاموں سے سلوک کرنے کے متعلق ہے۔ اور اُن کو اُن کے حقوق دینے کے متعلق ہے۔ اُن کی فوری اور غیر مشروط آزادی مُسلم سوسائٹی کے لئے بہت مُضر تھی ؛

وہ طریقے جو اسلام نے غلاموں کو تدریجاً مگر کلی طور پر آزاد کرنے کے لئے اختیار کیئے۔ وہ دو قسم کے تھے۔ (۱) ایک سفارشی۔ (۲) دوسرے حُکمی اور ضروری ؛

قرآن ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے۔ جن میں غلاموں کو آزاد کرنے کا فعل احسن اور معروف قرار دیا گیا ہے۔ اور لقاء اللہ کا ذریعہ بھی بتایا گیا ہے۔ یہاں ذیل میں چند آیات درج کیجاتی ہیں:-

(۱) وما ادراك ما العقبة فك رقبة (سورۃ بلد ع) اور تم کیا سمجھے عقبہ کیا ہے چھڑانا ہے غلامی سے ؛

(۲) ولکن البر من امن ..... واتی المال علی حبه ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب (سورۃ بقرۃ ع ۲۲) نیکی اس شخص کی ہے جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت پر ..... اور اپنا مال خوشی خوشی قریبیوں کو دے اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوالیوں کو اور غلاموں کے چھڑانے میں خرچ کرے ؛

(۳) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلعم قال من اعتق رقبة مسلمة اعتق اللہ بکل عضو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منه عضوا من النار (بخاری کتاب الایمان والنذور) نبی اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس آزاد کرنے والے کے اعضاء کو آگ سے بچائے گا ؛

(۴) عن البراء ابن عازب قال جاء اعرابی الی النبی صلعم فقال علمنی عملاً یدخلنی الجنة قال اعتق النسمة وفك الرقبة (بیہقی شعب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ کتاب العتق) ایک اعرابی حضور نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو میری نجات کا ذریعہ ہو تو حضورؐ نے فرمایا کہ جان کی آزادی یعنی غلاموں کو چھوڑاؤ ؛

(۵) عن ابی هریرة - - - - قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم ایما رجل کانت عنده ولیدة فعلّمها فاحسن تعلیمها وادّبها فاحسن تادیبها ثم اعتقها وتزوّجها فله اجران (بخاری کتاب النکاح) فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص کے پاس کوئی لونڈی ہو۔ اور وہ اس کی اچھے طور پر تعلیم و تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کرکے اس کے ساتھ شادی بھی کرے تو اس کے لئے دو اجر ہونگے ؛

ان سفارشی احکام کے علاوہ وہ ذرائع بھی استعمال کئے گئے ہیں جن کا کچھ حصہ سفارشی ہے اور کچھ حکمی۔ یعنی قرآن کریم نے غلاموں کے آزاد کرنے کو گناہوں۔ اور دیگر اخلاقی جرموں کا کفارہ قرار دیا ہے۔ یہاں وہ آیتیں درج کی جاتی ہیں جو اسکے متعلق ہیں :-

(۱) ومن قتل مؤمناً خطاءً فتحریر رقبة مومنة ودیة مسلمة الیٰ اهله الا ان یصدّقوا (سورۃ نساء ع ۱۳) اور جو کسی مومن کو بھول چوک کر قتل کردے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور اسکے گھر والوں کو خون بہا دے۔ بجز اسکے کہ وہ معاف کردے ؛

(۲) وان کان من قومٍ بینکم وبینهم میثاق فدیة مسلمة الی اهله وتحریر رقبة مومنة... فمن لم یجد فصیام شهرین متتابعین (نساء ع ۱۳) اگر وہ مقتول ایسی قوم کا فرد ہو کہ اس میں اور تم میں باہمی عہد ہے تو خون بہا دیا جائے اسکے اہل کو اور آزاد کرنا ایک مسلمان گردن کا.... اور جو یہ نہ کرسکے وہ دو مہینے متواتر روزے رکھے ؛

(۳) لا یؤاخذکم الله باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارته اطعام عشرة مساکین من اوسط ما تطعمون اهلیکم او کسوتهم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

او تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام (مائدة ع ۱۲) اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تو نہیں پکڑتا بلکہ مواخذہ کرے گا ان قسموں پر جو عمداً اور دل کی عزیمت سے کھائی جائیں۔ پس اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلایا جائے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اتنے مسکینوں کو کپڑے پہنا دو۔ یا ایک غلام آزاد کرنا جو یہ نہ کر سکے تو تین دنوں کے روزے رکھے ؞

(۴) والذین یظاهرون من نسآئهم ثم یعودون لما قالوا فتحریر رقبة من قبل ... فمن لم یجد فصیام شهرین متتابعین ( )

جو اپنی عورتوں سے ظہار کر بیٹھیں اور پھر رجوع کرنا چاہیں اپنے قول سے تو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہوگا ... جو یہ نہ کر سکے تو وہ دو مہینے متواتر روزے رکھے ؞

عن اسماء بنت ابی بکر قالت امر النبی صلعم بالعتاق فی کسوف الشمس (بخاری کتاب العتق) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج گرہن میں غلام آزاد کرے ؞

# تفسیر القرآن

مجلس مشاورۃ کے موقعہ پر تفسیر القرآن کا نمونہ شائع ہو گیا۔ یہ تفسیر سورۃ یونس سے شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسی سورۃ سے درس فرمایا تھا۔ مقطعات پر جو بحث ہے اسی کے پڑھنے سے علمی و مذہبی دنیا کی آنکھیں کھل جائینگی۔ اور معلوم ہوگا کہ کیا کیا معارف و حقائق بیان فرمائے گئے ہیں۔ تفسیر کا ایک ایک لفظ پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ اس زمانہ میں جس تفسیر قرآنی کی ضرورت تھی وہ یہی ہے۔ اور اس کا لکھنے والا بھی وہ وجود باجود ہے جس کی زبان و قلم سے ان رازہائے سربستہ کا عقدہ کشا ہونا تھا۔ لغت کی تحقیق بھی بدرجہ کمال ہے۔ ایک ایک لفظ کے جسقدر معانی اس آیت ربانی میں ہو سکتے ہیں۔ وہ سب لکھ دئیے ہیں۔ ربط آیات کو خاص طور پر دکھایا ہے۔ اور پھر جن جن مطالب عالیہ پر وہ آیات بطور دلائل ہیں وہ بیان فرما کر حقیقت کو وا شگاف کیا ہے۔ تفسیر کے پڑھنے سے دل بول اُٹھتا ہے کہ واقعی یہی معنی ہیں۔ اور کیا خوش قسمت ہیں ہم کہ بغیر کسی محنت کے ہم نے ان علوم عالیہ کو مفت میں حاصل کر لیا۔ بہت سی تفسیروں کا مطالعہ کر کے ان کا خلاصہ تلمیت کر لینا اور بات ہے اور کتاب و سنت کے ماتحت لغت عرب و علوم جدیدہ کے مطابق ان معارف و حقائق کا بیان جو کسی مفسر کسی فاضل کو نہیں سوجھے امر دیگر۔ یہ تفسیر خدا تعالیٰ کا ایک تازہ اور کھلا کھلا نشان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور ان کی بعثت کی اغراض کو ثابت کر رہا ہے۔ مبارک وہ جو اس سے مستفید و مستفیض ہوئے ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہدیۂ عقیدت

اے خاندانِ حضرت مہدیٔ امامِ حق
تم سے ہوا بلند زمانے میں نامِ حق

تم ہی تو ہو کہ جن کے مبارک وجود پر
پہنچاتے ہیں ملائکۃ اللہ سلامِ حق

پھیلی تمہارے دم سے زمانے میں روشنی
پھوٹا ہے ایک چشمۂ نورِ کلامِ حق

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہے تمہارے ساتھ
ہم نے ہزار بار سنا یہ پیامِ حق

تم پر خدا کی رحمتِ خاصہ کا ہے نزول
قائم ہوا تمھیں سے یہ سارا نظامِ حق

لاریب تم ہو فارسی الاصل وہ رجال
وابستہ جن کی ذات سے ہوگا قیامِ حق

ایمان لانے والے ثریا سے تم ہی ہو
ہاں ہاں تمھیں نے آ کے دکھایا مقامِ حق

تم ہو امانِ اہلِ زمیں۔ جانِ علم و دیں
تم سے ملے گا جس کو ملے گا مرامِ حق

تم ہو نجوم جن سے ہدایت کی رہ ملی
محمود کا وجود ہے ماہِ تمامِ حق

تطہیر پر تمھاری ہے شاہد خدائے پاک
تقوی سے بن گئے ہو ائمہ کرامِ حق

ہر رجس سے ہو دور سراپا ہی نور ہو
روشن تمہارے نام سے ہوتا ہے نامِ حق

بدگو وہی ہے جس کو برائی سے پیار ہے
جو نیک ہے کرے گا ضرور احترامِ حق

اندھے نہیں ہیں دیکھتے ہیں عقل رکھتے ہیں
یہ گھر زمانے بھر میں ہے بیت الحرامِ حق

ازواج و امہات و بنات و بنین بیت
واللہ سب کے سب ہیں مجسم نظامِ حق

دامن تمہارا پاک ہے ہر نقص و عیب سے
وہ مشک ہو کہ جس سے معطر مشامِ حق

مدحت سرائے اہل و عیال مسیح خلق
اکمل تمہارا خادم و سرمست جامِ حق

---

**بقایاداران سالہ توجہ فرمائیں**

فروری میں خریداران ریویو کے نام وی پی کیئے گئے تھے۔ جن اصحاب نے وی پی انکاری کر دیئے اور ان کے ذمے ایک سال یا اس سے زائد میعاد کا بقایا ہے ان کے نام سے تو ہم نے رسالہ بند کر دیا ہے۔ لیکن جو اصحاب اس سے کم مدت کے بقایادار ہیں یا تاحال پیشگی قیمت ادا نہیں فرما سکے وہ مہربانی فرما کر اپنے فرض کی طرف توجہ کریں +

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تارا ٹریڈ مارک رجسٹرڈ

# ڈاکٹر ایس کے۔ برمن کی

سخت امراض کی

# مجرّب پیٹنٹ دوائیں

## اصل عرق کافور

ہیضہ کی حیرت انگیز مجرّب دوا

ہیضہ شروع ہوتے ہی اگر یہ عرق کافور دیا جاوے تو تھوڑی ہی دیر میں دست و قے بند ہو کر اینٹھن دُور ہو جاتی ہے۔ ہاتھ و پیروں میں گرمی محسوس ہو کر مریض کو نیند آجاتی ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو روزانہ اسکے دو تین قطروں کے استعمال سے ہیضہ کا اندیشہ نہیں رہتا۔

قیمت فی شیشی ۶؍ ڈاک محصول ۶؍

## ڈابر بھاسکر چورن

باؤ گولہ رفع کرنے وقوت ہاضمہ کو ترقی دینے کے لئے اکسیر اعظم کھانا ہضم کرنے و دیگر امراض شکم کے رفع کرنے کے لئے آیورویدمیں یہ چورن ازحد خصوصیت رکھتا ہے۔ قبض کو دُور کرتا و معدہ کو صاف کرتا ہے۔ ساتھ ہی کھانے میں لذیذ و خوش ذائقہ ہے۔ ہر اہل خاندان کو اس کی ایک شیشی ضرور رکھنی چاہیئے۔
قیمت آدھ پاؤ کی شیشی ۸؍ ڈاک محصول ۸؍ ایک سیر ۴؍ علاوہ ڈاک محصول

**نوٹ:-** ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں اپنے شہر میں خریدنے سے وقت و ڈاک خرچ کی بچت ہو گی۔

## صیغہ نمبر (۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

**ایجنٹ:-** شیخ محمد وارث رحمت علی سوداگر گورداسپور